یوحنا 18 باب– یسوع کی گرفتاری اور مقدمہ

الف: باغِ گتسمنی میں دھوکا اور پکڑوایا جانا۔

1. (1-3 آیات) یسوع باغِ گتسمنی میں داخل ہوتا ہے اور اُسکے پیچھے یہوداہ اور سپاہی بھی باغ میں داخل ہوتے ہیں۔

یسوع یہ باتیں کہہ کر اپنے شاگردوں کے ساتھ قدرون کے نالے کے پار گیا۔ وہاں ایک باغ تھا۔ اُس میں وہ اور اُس کے شاگرد داخل ہوئے۔ اور اُس کا پکڑوانے والا یہوداہ بھی اُس جگہ کو جانتا تھا کیونکہ یسوع اکثر اپنے شاگردوں کے ساتھ وہاں جایا کرتا تھا۔ پس یہوداہ سپاہیوں کی پلٹن اور سردار کاہنوں اور فریسیوں سے پیادے لے کر مشعلوں اور چراغوں اور ہتھیاروں کے ساتھ وہاں آیا۔

اَ. ساتھ قدرون کے نالے کے پار: یسوع یروشلیم شہر سے قدرون کا نالہ پار کر کے آگے چلا گیا۔ یہ چھوٹا سا نالہ اصل میں ہیکل کے ساتھ منسلک تھا اور ہیکل میں جب قربانی کی جاتی تھی تو جانوروں کا خون اِس میں بہایا جاتا تھا۔ فسح کے موقع پر تو اتنے ہزاروں جانوروں کی قربانی کی وجہ سے یہ نالہ ایسا منظر پیش کرتا تھا گویا اِس میں صرف خون بہہ رہا ہو۔ اُس نالے پر سے گزرتے ہوئے جب یسوع نے اُس میں بہت زیادہ خون دیکھا ہو گا تو اُس کو یقینی طور پر اپنی قربانی کی یاد آئی ہو گی جو وہ جلد دینے جا رہا تھا۔

i. "مذبح کے ساتھ ہی ایک نالی بنی ہوئی تھی جس میں قربان کئے جانے والے جانوروں کا خون گرتا تھا اور پھر اُس نالی میں سے ہوتا ہوا وہ قدرون کے نالے میں جا گرتا تھا۔ جس وقت یسوع نے قدرون کے اُس نالے کو پار کیا، اُس وقت بھی یقینی طور پر وہ قربان ہونے والے جانوروں کے خون کی وجہ سے سرخ ہو گا۔" (بارکلے)

ii. "وہ خون آلود نالہ یسوع کو اپنی اُس قربانی کے بارے میں یاد دلا رہا ہو گا جو وہ صلیب پر دینے جا رہا تھا، کیونکہ اُس نالے میں وہ سارا خون بہایا جاتا تھا جو ہیکل میں قربان ہونے والے جانوروں کے جسموں سے بہتا تھا۔" (سپرجن)

ب. وہاں ایک باغ تھا: یوحنا نے یہاں پر ہمیں یہ نہیں بتایا کہ اِس بات کا نام اصل میں باغِ گتسمنی تھا، لیکن ہمیں دیگر انجیل نویسوں نے اِس بارے میں بتایا ہے (متی 26 باب 36 آیت اور مرقس 14 باب 32 آیت) یسوع اکثر اپنے شاگردوں کے ساتھ وہاں جایا کرتا تھا، غالباً وہ وہاں پر رات کو زیتون کے درختوں کے سایہ میں یا کسی قریبی غار میں سونے کے لیے جایا کرتا تھا۔

i. لوقا 21 باب 37 آیت بیان کرتی ہے کہ یسوع نے اِس فسح کے موقع پر زیادہ تر وقت بالخصوص راتیں زیتون کے پہاڑ پر گزاریں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نہ صرف اُس ہفتے کے دوران، وہ اکثر وہاں پر جایا کرتے اور ملا کرتے تھے۔ "یہ حیرت انگیز بات ہے کہ یسوع کے اِس دفعہ وہاں جانے کی وجہ سے اُس کی وہاں اکثر جانے کی عادت کے بارے میں بیان کیا جا رہا ہے، اِس سے ہمیں یہ اشارہ ملتا ہے کہ وہ کئی سالوں سے ایسے ہی باغ میں یا باغات میں جا کر وقت گزارا کرتا تھا" (مورث)

ii. یہ ایک جانی پہچانی جگہ تھی۔ "یہ بالکل واضح نظر آرہا ہے کہ جب یسوع نے آنے والے دکھوں اور قربانی کے لیے اپنے آپ کو تیار کر لیا تو اُس کے بعد اُس نے خود کو اپنے دشمنوں سے قطعی طور پر چھپایا نہیں، بلکہ وہ ایک ایسی جگہ پر گیا جہاں پر یہوداہ بھی جانتا تھا کہ وہ اکثر جایا کرتا ہے۔" (بروس)

iii. "یوحنا یسوع کی گتسمنی باغ میں جانکنی کی حالت کے بارے میں ہمیں کچھ بھی نہیں بتاتا۔ شاید یہ اِس وجہ سے ہے کہ اُس نے یہ دیکھا تھا کہ دیگر انجیل نویسوں نے اِس کے بارے میں پہلے ہی تفصیل کے ساتھ لکھ دیا ہے۔" (کلارک)

ج. پس یہوداہ سپاہیوں کی پلٹن۔۔۔کے ساتھ وہاں آیا: یہوداہ باغِ گتسمنی میں سپاہیوں کو لے کر آیا تا کہ یسوع کو پکڑ کر گرفتار کیا جا سکے۔ وہ سپاہیوں کی پلٹن (رومیوں سپاہیوں کے گروہ) اور سردار کاہنوں اور فریسیوں کے پیادے لیکر وہاں پر آیا۔ وہ اتنا زیادہ انتظام کر کے کیوں آئے اِس کے بارے میں ہمیں کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔ غالباً اُنہوں نے سوچا ہو گا کہ اُنہیں یسوع اور اُس کے شاگردوں کی طرف سے مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا اور شاید اُنہیں اُن کے ساتھ لڑنا بھی پڑے۔

i. مشعلوں اور چراغوں۔۔۔کے ساتھ: "جس وقت یسوع کو گرفتار کیا گیا تو یہ نیسان کے مہینے کی چودھویں رات تھی اور اُس میں چاند اپنی آب و تاب کے ساتھ چمک رہا ہو گا۔ ایسے میں اُنہیں اپنا راستہ وغیرہ دیکھنے کے لیے تو مشعلوں اور چراغوں کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ اُنہیں ساتھ شاید اِس لیے لے کر آئے تھے کہ اگر یسوع کہیں چھپ کر بیٹھ گیا تو وہ کونوں کھدروں میں اُسے اچھی طرح تلاش کر سکیں۔" (کلارک)

ii. رومی سپاہیوں کی پلٹن اچھی طرح سے ترتیب یافتہ اور لڑائی کے لیے ضروری آلات سے لیس تھی۔ اور یسوع نے یہ سب دیکھ کر اُنہیں کہا تھا کہ وہ کیوں غیر ضروری طور پر ایسے انتظامات کر کے اُسے گرفتار کرنے کے لیے آئے تھے۔ 'کیا تم تلواریں اور لاٹھیاں لیکر مجھے ڈاکو کی طرح گرفتار کرنے آئے ہو؟ مَیں ہر روز ہیکل میں بیٹھ کر تعلیم دیتا تھا اور تم نے مجھے نہیں پکڑا۔' (متی 26 باب 55 آیت)

iii. پلٹن: "اگر اِس لفظ کو درست طور پر استعمال کیا جائے تو اِس کے تین معنی ہو سکتے ہیں۔ یہ یونانی لفظ ہے جو رومی فوجیوں کے دستے کے لیے استعمال ہوا ہے جس میں کم از کم چھ سو سپاہی ہوتے تھے۔ ابھی یہی دستہ اگر معاون سپاہیوں پر مشتمل ہو تا تو اُس میں قریباً ایک ہزار سپاہی ہوا کرتے تھے، جس میں 240 گھڑ سوار فوجی ہوتے تھے، اور سات سو ساٹھ سپاہی پیادے ہوا کرتے تھے۔ کبھی کبھار اگرچہ اکثر نہیں یہ لفظ سپاہیوں کے ایک ایسے دستے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا تھا جس میں دو سو کے قریب سپاہی ہوا کرتے تھے۔" (بارکلے)

iv. "یونانی τὴν σπεῖραν لفظ جس ترجمہ یہاں پر پلٹن کیا گیا ہے سپاہیوں کے اُس لشکر کی طرف اشارہ کرتی ہے جو انطانیہ کے قلعے کی حفاظت پر معمور ہوتا تھا۔ اور پیادے (ὑπηρέτας) ہیکل کے سپاہی تھے، یہ وہ لوگ تھے جنہیں لاوی کے قبیلے میں سے اِس خدمت کے لیے چنا گیا تھا۔" (ٹرینچ)

v. اِس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہوداہ یسوع کی فطرت کو درست طور پر نہیں سمجھ پایا تھا اور اُس نے اُس کی اصل قوت کا بھی غلط اندازہ لگایا تھا۔ اگر یسوع واقعی ہی لڑائی کرنا چاہتا اور ابلیس اور اپنے دھوکہ دینے والے کو سبق سکھانا چاہتا تو جو سپاہیوں کی پلٹن یہوداہ لیکر آیا تھا وہ بالکل ناکافی تھی۔

vi. ایک بے گناہ شخصیت ایک مقررہ باغ کے اندر ابلیس کے نمائندے کے ساتھ جنگ کرنے جا رہا تھا (لوقا 22 باب 3 آیت) پہلی دفعہ جب ایک باغ (عدن) میں ایک بے گناہ انسان نے ابلیس کے نمائندے کا سامنا کیا تو وہ ناکام ہو گیا، لیکن دوسرا آدم [مسیح] کسی طور پر ناکام نہیں ہونے جا رہا تھا۔

2. (4-6 آیات) یسوع یہودیوں اور پیادوں سے بات کرتا ہے۔

یسوع اُن سب باتوں کو جو اُس کے ساتھ ہونے والی تھیں جان کر باہر نکلا اور اُن سے کہنے لگا کہ کسے ڈھونڈتے ہو؟۔اُنہوں نے اُسے جواب دیا یسوع ناصری کو۔ یسوع نے اُن سے کہا مَیں ہی ہوں اور اُسے پکڑوانے والا یہوداہ بھی اُن کے ساتھ کھڑا تھا۔ اُس کے یہ کہتے ہی کہ مَیں ہی ہوں وہ پیچھے ہٹ کر زمین پر گر پڑے۔

اَ. **یسوع اُن سب باتوں کو جو اُس کے ساتھ ہونے والی تھیں جان کر:** یہوداہ کی کوشش تھی کہ وہ اچانک چھاپہ مار کر یسوع کو پکڑوائے، لیکن ایسا بالکل ناممکن تھا۔ یسوع کی ساری زندگی اِسی وقت کی تیاری کے لیے گزری تھی اور وہ اِس وقت کے لیے بالکل پوری طرح تیار تھا۔

ب. **کسے ڈھونڈتے ہو؟** اُن کے ساتھ گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے یسوع نے یہ بات کم از کم دو اہم وجوہات کی بناء پر کہی۔ وہ چاہتا تھا کہ اگر اُس کو پکڑنے والے کسی طرح کی پر تشدد کاروائی کریں تو وہ اُس کے خلاف ہو نہ کہ اُس کے شاگردوں کے خلاف، اِس لیے وہ چاہتا تھا کہ وہ لوگ اُسے پہچان لیں۔ یسوع یہوداہ اور اُس کو پکڑنے کے لیے آنے والی اُس پلٹن کی بدخواہی اور بُری نیت کو بھی ظاہر کرنا چاہتا تھا۔

ج. **یسوع ناصری کو:** یسوع اُس وقت اِس نام سے عام طور پر جانا جاتا تھا۔ یسوع کو اُس وقت اپنی تعلیمی سرگرمیوں کی وجہ سے کسی ربی، یا پھر بڑھئی کے طور پر نہیں جانا جاتا تھا اور نہ ہی اُسے اُس کے والدین کی وجہ سے جانا جاتا تھا جیسے کہ یسوع بن یوسف۔ یسوع نے اِسی لقب کو قبول کیا اور اِسی لقب یعنی یسوع ناصری سے وہ مشہور تھا۔

i. "یسوع ایک مشہور اُستاد تھا لیکن وہ اُس کو کمتر ظاہر کرنے یا اُس کی بے عزتی کرنے کے لیے اُس کے لیے یہ لقب استعمال کر رہے تھے، یسوع نے اِس لقب کو خوشی کے ساتھ قبول کیا بلکہ اُسے اپنے تاج میں سجا لیا۔ اگر یسوع ایسا کرتا ہے تو کیا ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہیے؟" (ٹراپ)

د. **مَیں ہی ہوں:** یسوع نے یہ دو اہم الفاظ استعمال کرتے ہوئے اُن کو جواب دیا۔ انگریزی زبان میں اور اصل یونانی متن میں یہ بالکل دو ہی الفاظ (ego eimi) ہیں۔ یہ بہت اہم بات ہے کیونکہ یسوع نے یہ نہیں کہا کہ مَیں ہی وہ ہوں، بلکہ اُس نے کہا کہ مَیں ہوں۔ بعد میں جب ترجمہ کیا گیا تو اِس بات کو ایسے لکھ دیا گیا کہ مَیں ہی وہ ہوں، اگرچہ اصل یونانی متن میں ایسا نہیں ہے۔ جب یسوع یہ الفاظ ادا کر رہا تھا تو اُس نے شعوری طور پر ایک بار پھر خُدا ہونے کا دعویٰ کیا کیونکہ اُس کا یہ بیان بھی یوحنا کی انجیل میں دیگر "مَیں ہوں" بیانات جیسا ہے، خاص طور پر یوحنا 8 باب 58 آیت (اور یوحنا 6 باب 48 آیت؛ 8 باب 12 آیت؛ 9 باب 5 آیت؛ 10 باب 9 آیت؛ 10 باب 11-14 آیات؛ 10 باب 36 آیت؛ 11 باب 25 آیت؛ 14 باب 6 آیت)

i. "وہ سپاہی بڑی احتیاط کے ساتھ آئے ہونگے بالکل ایسے جیسے کسی مفرور شخص کو گرفتار کرنا چاہ رہے ہوں، لیکن اُن کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب اُن کا سامنا ایک بہت با اختیار ہستی کے ساتھ ہو گیا۔ جو بھاگنے کی بجائے اُن سے ملنے اور اُن کا سامنا کرنے کے لیے خود ہی آگے آ گیا اور الٰہی اختیار کے ساتھ اُن کے ساتھ گفتگو کرنے لگا۔" (مورث)

ii. "یونانی لفظ ego eimi کا مطلب ہے، مَیں ہی ہوں یا مَیں ہوں، جو یونانی بائبل سے واقفیت رکھتے ہیں وہ یہ جانتے ہونگے کہ یہ یسوع کی الوہیت کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے کیونکہ LXX ترجمے میں یہ لفظ خُدا کے پاک نام کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوا ہے (دیکھئے خروج 3باب14 آیت)" (ٹاسکر)

ہ. **اُس کے یہ کہتے ہی کہ مَیں ہی ہوں وہ پیچھے ہٹ کر زمین پر گر پڑے:** جب یسوع نے یہ کہا یعنی اپنی الٰہی شناخت کو اُن پر ظاہر کیا تو یہوداہ اور وہ سپاہی پیچھے ہٹ کر زمین پر گر پڑے۔ یسوع کے اُن الفاظ میں اُسکی الوہیت، حضوری، قدرت اور شان و شوکت کا ایسا پُرزور اظہار تھا کہ اُس کے دشمن اُس کے سامنے کھڑے نہ رہ سکے۔

i. "یہاں پر ہمارے خُداوند نے اپنی قدرت اور شان و شوکت کی ایک ہلکی سی شعاع کو اُن پر ظاہر کیا اور 500 کے قریب آدمی اُس کے سامنے گر پڑے۔" (ٹراپ)

ii. اِس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ سارے حالات مکمل طور پر یسوع کے اختیار میں تھے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر یسوع چاہتا کہ وہ یہوداہ کی طرف سے لائی گئی اُس فوج کے ساتھ نہ جائے تو وہ اُسے مجبور کر کے نہیں لے جاسکتے تھے۔ خُدا باپ کی طرف سے ملنے والی قدرت کے وسیلے جس کا اظہار یسوع کے الفاظ سے ہوتا ہے وہ باآسانی اُن پر غالب آسکتا تھا اور وہاں سے جاسکتا تھا۔

iii. "ہمارے خُداوند نے اِس بات کا انتخاب کیا کہ وہ اُن پر اپنی قدرت کو ظاہر کرے تاکہ وہ دیکھ لیں کہ اُس کے منہ سے نکلنے والا ہر ایک لفظ اُن پر بھاری تھا، اُس کی وجہ سے وہ پیچھے کو ہٹے اور نیچے زمین پر گر گئے تاکہ وہ یہ جان سکیں کہ اُن کی طاقت یسوع کی طاقت کا مقابلہ کسی صورت نہیں کر سکتی۔" (کلارک)

iv. "ابھی اِس عمل کے حوالے سے یہ سوال نہیں کیا جاسکتا کہ آیا یہ ایک معجزہ تھا یا کچھ اور (کیونکہ یہ بالکل واضح ہے کہ اِسے ایک معجزہ کہا جاسکتا ہے)، لیکن یہ ایک ایسا عمل بھی ہو سکتا ہے جو خاص طور پر یسوع کی اپنی مرضی سے وقوع پذیر ہوا، یا پھر یہ اُس کی ذات کی انسانوں سے برتر عظمت اور اُس کے بڑے آرام کے ساتھ دیئے گئے پُرجلال جواب کی بدولت وقوع پذیر ہوا۔" (ایلفرڈ)

v. "ہمارے خُداوند کی زندگی میں جہاں کہیں بھی بہت زیادہ حلیمی یا انسانی نقطہ نظر سے کمزوری نظر آتی ہے بالکل اُسی جگہ پر ہمیں کچھ نہ کچھ ایسا دیکھنے کو ملتا ہے جو اُس کے جاہ و جلال اور اُس کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔" (میکلیرن)

- یسوع کی پیدائش ایک عام بچے کی طرح ایک بہت ہی معمولی جگہ پر ہوئی لیکن اُس کی پیدائش کا اعلان فرشتوں نے کیا۔
- اُسے ایک چرنی میں رکھا گیا تھا لیکن اُس کی پیدائش کا نشان آسمان پر ستاروں کے ذریعے سے ظاہر ہوا۔
- یسوع نے یوحنا اصطباغی سے ایسے بپتسمہ لیا جیسے تمام گناہگار لے رہے تھے لیکن اُسی وقت آسمان سے یہ آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے مَیں خوش ہوں۔
- جب وہ بہت تھکا ہوا تھا تو کشتی میں پیچھے سو گیا لیکن جب وہ اُٹھا تو اُس نے طوفان کو ڈانٹ کر تھما دیا۔
- وہ لعزر کی قبر پر رویا لیکن پھر چند لمحوں بعد اُس نے آواز دیکر چار دن کے مُرے ہوئے شخص کو زندہ کر دیا۔

- اُس نے اپنے آپ کو گرفتاری کے لیے پیش کیا، لیکن پھر جب اُس نے کہا کہ "مَیں ہی ہوں" تو اُسے پکڑنے کو آنے والے سپاہی پیچھے ہو کر گر پڑے۔
- یسوع نے صلیب پر جان دی لیکن اپنی ایسی موت کے وسیلے اُس نے گناہ، موت اور شیطان کو شکست دی۔

3. (7-9 آیات) یسوع اپنی مرضی سے اپنے گرفتار کرنے والوں کے ساتھ جاتا ہے۔

پس اُس نے اُن سے پھر پوچھا کہ تم کسے ڈھونڈتے ہو؟ اُنہوں نے کہا یسوع ناصری کو۔ یسوع نے جواب دیا کہ مَیں تم سے کہہ تو چکا کہ مَیں ہی ہوں، پس اگر مجھے ڈھونڈتے ہو تو اِنہیں جانے دو۔ یہ اُس نے اِس لیے کہا کہ اُس کا وہ قول پورا ہو کہ جنہیں تُو نے مجھے دیا مَیں نے اُن میں سے کسی کو بھی نہ کھویا۔

أ. اُس نے اُن سے پھر پوچھا: یسوع نہیں چاہتا تھا کہ سپاہی پریشان ہوں یا غصے میں آ کر اُس کے شاگردوں کو کوئی نقصان پہنچائیں۔ یسوع نے ایک بار پھر اُن کی توجہ اپنی طرف مبذول کروائی اور اُنہیں وہی سوال پوچھا جس کا جواب دینے میں اب شاید وہ ہچکچاہٹ محسوس کر رہے تھے۔

ب. مَیں تم سے کہہ تو چکا کہ مَیں ہی ہوں: یسوع نے ایک بار پھر وہی الفاظ کہے جو اُس نے پہلے کہے تھے (مَیں ہوں ego eimi)، لیکن اب کی بار یہوداہ اور سپاہی پہلے کی طرح زمین پر نہیں گرے تھے۔ اِس سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ یہ کوئی جادوئی الفاظ نہیں تھے بلکہ پہلے وہ خُداوند کی قدرت اور طاقت کے اُن پر ظاہر ہونے کی وجہ سے گرے تھے۔

ج. پس اگر مجھے ڈھونڈتے ہو تو اِنہیں جانے دو: یوحنا 18 باب 6 آیت میں اپنی قدرت کو اُن پر ظاہر کرنے کے بعد یسوع نے اپنی گرفتاری دے دی اور اُن کو کسی طور پر نہ روکا۔ یسوع نے اپنی رضامندی سے اپنی گرفتاری دی اور اِس طرح سے اُس نے اپنے شاگردوں کی بھی حفاظت کی۔ یہ محبت کی وجہ سے دی گئی بالکل وہی قربانی تھی جس کی انتہا ہمیں صلیب پر دیکھنے کو ملے گی۔ اِس سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یسوع نے کیوں اُن سپاہیوں کو زمین پر گرایا تھا۔ اپنی قدرت اور طاقت کا مظاہرہ یسوع نے اِسی لیے کیا تھا کہ وہ خود کو نہیں بلکہ اپنے شاگردوں کو بچا سکے۔

i. اِنہیں جانے دو: "یہاں پر یسوع اُن سے منت سماجت نہیں کر رہا بلکہ اُس کے یہ الفاظ اُس کے اختیار کو ظاہر کر رہے ہیں۔ ایک طرح سے وہ اُن سے کہہ رہا تھا کہ مَیں اپنے آپ کو رضاکارانہ طور پر تمہارے سپرد کرتا ہوں لیکن تم میرے کسی بھی شاگرد کو ہاتھ نہیں لگاؤ گے، اور اُنہیں زخمی نہیں کرو گے۔ اُنہیں جانے دو اور اپنا کام کرنے دو۔ مَیں تم لوگوں کو پہلے ہی اپنی قدرت کا کافی بڑا ثبوت دے چکا ہوں: مَیں اِس قدرت کو اپنی ذات کے لیے استعمال نہیں کرونگا کیونکہ مَیں اپنی بھیڑوں کے لیے اپنی جان دونگا، لیکن مَیں تمہیں یہ اجازت نہیں دونگا کہ تم اِن میں سے کسی ایک کو بھی نقصان پہنچاؤ۔" (کلارک)

ii. "ایک طرح سے یسوع نے اپنے آپ کو اُن کی حفاظت کے لیے قربان کر دیا۔ اُس نے خُدا باپ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اُن کی حفاظت کرے گا (یوحنا 17 باب 12 آیت) اور اُس نے رضاکارانہ طور پر خود کو گرفتار کروا کر اور اپنی جان دے کر اُس وعدے کو پورا کر دیا۔" (ٹینی)

iii. جب یسوع نے کہا کہ اِن کو جانے دو تو زیادہ تر شاگردوں نے خیال کیا کہ اب اُن کو وہاں سے چلے جانا چاہیے کیونکہ یسوع نے سپاہیوں کو کہا ہے کہ اِن کو جانے دو۔ پھر غالباً وہ وہاں سے جتنی جلدی اور جتنی خاموشی کے ساتھ نکل کر جا سکے وہ فوراً چلے گئے۔

د. جنہیں تُو نے مجھے دیا مَیں نے اُن میں سے کسی کو بھی نہ کھویا: ایسا کرتے ہوئے یسوع نے اُس وعدے کو پورا کیا جو اُس نے کیا تھا (یوحنا 6 باب 39 آیت اور یوحنا 7 باب 12 آیت)

4. (10-12 آیات) یسوع کو گرفتار کرنے کے لئے آنے والوں میں سے ایک پر پطرس حملہ کر دیتا ہے۔

پس شمعون پطرس نے تلوار جو اُس کے پاس تھی کھینچی اور سردار کاہن کے نوکر پر چلا کر اُس کا دہنا کان اُڑا دیا۔ اُس نوکر کا نام ملخس تھا۔ یسوع نے پطرس سے کہا تلوار کو میان میں رکھ۔ جو پیالہ باپ نے مجھ کو دیا کیا مَیں اُسے نہ پیوں؟۔ تب سپاہیوں اور اُن کے صوبہ دار اور یہودیوں کے پیادوں نے یسوع کو پکڑ کر باندھ لیا۔

اَ. شمعون پطرس نے تلوار جو اُس کے پاس تھی: شاگرد کبھی کبھار اپنے ساتھ تلواریں رکھا کرتے تھے اور لوقا 22 باب 38 آیت کے مطابق اِس موقع پر شاگردوں کے پاس دو تلواریں تھیں۔ اُس وقت عام لوگ بھی اپنے ساتھ تلوار وغیرہ اِس لیے رکھتے تھے کیونکہ اکثر اُن کا سامنا ڈاکوؤں وغیرہ سے ہوتا رہتا تھا جو لوٹنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو اپنے تشدد کا نشانہ بھی بناتے تھے۔

ب. تلوار جو اُس کے پاس تھی کھینچی اور سردار کاہن کے نوکر پر چلا کر اُس کا دہنا کان اُڑا دیا: دیگر تمام اناجیل میں لکھا ہے کہ یسوع کے شاگردوں میں سے ایک نے ایسا کیا، صرف یوحنا ہی اِس بات کو بیان کرتا ہے کہ یہ کام پطرس نے کیا تھا۔ پطرس دراصل یسوع کے ساتھ کیے گئے اپنے وعدے کو ہر قیمت پر پورا کرنا چاہتا تھا: "اگر تیرے ساتھ مجھے مرنا بھی پڑے تو بھی تیرا انکار ہرگز نہ کرونگا۔" (متی 26 باب 35 آیت)

i. "پطرس کا یہ عمل بالکل ناعاقبت اندیشی کا واضح ثبوت ہے، وہ اپنی زبان سے تو یسوع کا اقرار نہ کر سکا، اُس کی تلوار سے ایسے اقرار کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔" (کیلون بحوالہ مورث)

ii. "لیکن یہ ایک بہت بُرا شگون تھا (ایک بہت ہی معزز مصنف لارڈ بروک کہتا ہے) کہ پطرس اپنی تلوار نکال کر ملخس نامی شخص کے کان کو اُڑا دیتا ہے جو کہ ایک بادشاہی اختیار کی علامت تھا۔ پھر دیکھیں کہ پوپ نے کیسے اپنے آپ کو اگستس یا شہنشاہ یا سب دیگر سے برتر بنا لیا، اُس کے اِس عمل کو پطرس کے عمل کے ساتھ با آسانی جوڑا جا سکتا ہے۔" (ٹراپ)

ج. اُس کا دہنا کان اُڑا دیا: یہ لکھا گیا ہے کہ پطرس نے اُس کا دہنا کان اُڑا دیا، اگر ایسا ہے تو اِس کا مطلب تو یہ ہو سکتا ہے کہ اگر پطرس نے وہ تلوار اپنے دہنے ہاتھ میں پکڑ رکھی تھی تو وہ سامنے سے حملہ کر کے آسانی کے ساتھ اُس کا دہنا کان نہیں کاٹ سکتا تھا بلکہ وہ اُس کے بائیں کان پر حملہ کر سکتا تھا، پس کہا جا سکتا ہے کہ پطرس نے ملخس نامی شخص پر پیچھے سے حملہ کیا تھا۔ یہ بات بعید از امکان نہیں کہ حملے کے لیے پطرس نے کسی سپاہی کا انتخاب نہیں کیا بلکہ ایک عام شخص کو چنا اور پیچھے سے اُس پر حملہ کر دیا۔ یہ پطرس کی طرف سے کوئی بہت زیادہ جرات مندی کا اقدام نہیں تھا۔

i. یہاں پر یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ اکیلا یوحنا ہی ہمیں بتاتا ہے کہ جس کا کان کاٹا گیا تھا وہ سردار کاہن کا نوکر ملخس تھا۔ یہاں سے ہمیں ایک اور ثبوت ملتا ہے کہ یوحنا کے سردار کاہن کے گھرانے کے ساتھ تعلقات تھے (یوحنا 18 باب 16 آیت)۔ اِس کا یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ بعد میں ملخس نامی یہی نوکر مسیحی ہو گیا کیونکہ اکثر اناجیل اور اعمال کی کتاب میں اُن لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے جنہوں نے مسیحیت کو قبول کر لیا تھا اور اُس دور کے مسیحیوں میں شامل ہو گئے تھے۔

د. تلوار کو میان میں رکھ: یسوع نے پطرس کے اِس اقدام کو بالکل نہیں سراہا تھا بلکہ اُس نے اُس سے باز رہنے ک لیے کہا۔ یہاں پر یسوع نہ صرف اپنے شاگردوں اور پطرس کی حفاظت کرنے کی کوشش کر رہا تھا بلکہ جو لوگ اُسے گرفتار کرنے کو آئے تھے یسوع اُن کے لیے بھی تحفظ چاہتا تھا۔ اور سب سے بڑھ کر تو یہ کہ یسوع اُس پیالے کو پینا چاہتا تھا جو خُدا باپ نے اُس کے لیے رکھا تھا تا کہ گناہ کی بدولت اِس دُنیا میں آنے والے اثرات، دُکھوں اور خُدا کی عدالت کو اپنے اوپر لے سکے۔

i. "پطرس کا یہ اقدام یسوع کے لیے تو کسی طرح سے مددگار ثابت نہ ہوتا لیکن وہ اُسے اور دیگر شاگردوں کو بہت بڑی مصیبت میں ڈال سکتا تھا، لیکن اگر اُس کے تمام شاگرد اُس کا دفاع کرنے کی کوشش کرتے اور اُس کی کامیابی کے امکان بھی ہوتے تب بھی یسوع کبھی ایسے اقدام کی اجازت نہ دیتا۔ کیونکہ یسوع اُس کام کو پورا کرنے جا رہا تھا جو خُدا باپ نے اُس کے سپرد کیا تھا اور وہ اُس کے راستے میں کسی بھی چیز کو قطعی طور پر آنے نہیں دے سکتا تھا۔" (بروس)

ii. یوحنا نے ہمیں یہاں یہ تو بتایا ہے کہ پطرس نے مزاحمت کی تھی اور ملخس نامی شخص کا کان کاٹ دیا تھا لیکن یوحنا ہمیں یہاں پر یہ نہیں بتاتا کہ یسوع نے معجزانہ طور پر اُس شخص کے کان کو ٹھیک کر دیا تھا (لوقا 22 باب 51 آیت)۔

ہ. **صوبہ دار اور یہودیوں کے پیادوں نے یسوع کو پکڑ کر باندھ لیا:** یہاں پر ہم دو مختلف گروہوں کو دیکھ سکتے ہیں۔ صوبہ دار رومی افسر تھا اور پیادے ہیکل کی نگہبانی پر مامور لوگوں کا گروہ تھا۔

i. **صوبہ دار:** "صوبیدار (chiliarchos) رومی سپاہیوں کا افسر ہوتا تھا اور ممکن ہے کہ یہ یروشلیم میں رومیوں کی چھاؤنی کا مختار ہو (حوالہ جات دیکھیے جہاں پر اِس عہدے کا ذکر کیا گیا ہے اعمال 22 باب 24، 26، 27، 28 آیات؛ 23 باب 17، 19، 22 آیات)۔ یہاں پر ہمیں یہ تاثر بہت زیادہ واضح نظر آتا ہے کہ رومی اُس وقت اسرائیل میں مذہبی اجارہ داری اور حکمرانی کی حمایت کرتے تھے۔" (ٹینی)

و. **پکڑ کر باندھ لیا:** پس اُنہوں نے یسوع کو اپنے لیے ایک بہت بڑا خطر محسوس کیا اور اُس کو گرفتار کرنے کے لیے بہت سارے سپاہی بھیجے، جب اُنہوں نے یسوع کو پکڑا تو اُسے اچھی طرح باندھ لیا۔ وہ یسوع کے ساتھ ایسا سلوک کر رہے تھے جیسے وہ بہت بڑا خطرناک مجرم ہو۔ لیکن یسوع اُن کے سامنے خاموش اِس لیے رہا کیونکہ یسوع نے اپنے آپ کو خُدا باپ کی مرضی کے تابع کر دیا تھا۔ جبکہ اُس کے وہ ہاتھ جو بیمار کو شفا دے سکتے تھے اور مُردوں کو زندہ کر سکتے تھے وہ اُن لوگوں کی ہڈیاں توڑنے کی قوت اور قدرت بھی رکھتے تھے۔

i. ہم رُوحانی انداز سے اگر دیکھیں تو کہہ سکتے ہیں کہ یسوع دو طرح سے باندھا گیا تھا۔

- یسوع محبت کی رسیوں کے ساتھ باندھا ہوا تھا۔
- یسوع ہمارے ساتھ اپنے رشتے سے باندھا ہوا تھا۔

ii. "جیسے کہ ارینائیس کہتا ہے جس وقت یہ سب ہو رہا تھا اُس کی الوہیت اِس میں دخل انداز نہیں ہوئی، اُس نے جیسے اپنے شاگردوں کو بچایا وہ اپنے آپ کو بھی بڑی آسانی کے ساتھ بچا سکتا تھا، لیکن اِس قربانی کو باندھ کر مذبح کے پاس لیکر جانا ضروری تھا؛ لہٰذا اُسے کسی بہت بڑے مجرم کی طرح پکڑ کر باندھا گیا۔" (ٹراپ)

iii. "مجھے اِس بات کا کوئی حوالہ یا ثبوت نہیں ملتا کہ جب وہ حنّا کے پاس لے جایا گیا تو جن رسیوں سے اُسے باندھا گیا تھا اُنہیں کھول دیا گیا ہو اور اُسے تھوڑی دیر کے لیے آرام میسر ہوا ہو۔ بلکہ اُس کو اُسی طرح رسیوں سے جکڑے ہوئے محل کے دوسرے حصے میں بھیج دیا گیا تھا جہاں پر کائفا رہتا تھا۔" (سپرجن)

ب: حنّا کے سامنے پیشی

1. (13-14 آیات) یسوع کو حنّا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

اور پہلے اُسے حنّا کے پاس لے گئے کیونکہ وہ اُس برس کے سردار کاہن کائفا کا سُسر تھا۔ یہ وہی کائفا تھا جس نے یہودیوں کو صلاح دی تھی کہ اُمت کے واسطے ایک آدمی کا مرنا بہتر ہے۔

اَ۔ پہلے اُسے حنّا کے پاس لے گئے: حنّا اصل میں باضابطہ سردار کاہن نہیں تھا، بلکہ یہ سردار کاہن کائفا کا سسر تھا اور اُسی نے اپنے داماد کو سردار کاہن کے عہدے پر بٹھایا تھا۔

i. "سمجھ لیں کہ تختِ یروشلیم کے پیچھے جو طاقت کارفرما تھی وہ حنّا ہی کی تھی۔ وہ 6-15 قبل از مسیح میں سردار کاہن رہ چکا تھا، اُس کے چار بیٹے بھی سردار کاہن رہ چکے تھے اور اب اُس کا داماد کائفا سردار کاہن کے عہدے پر براجمان تھا۔" (بارکلے)

ii. "تالمود کے اندر ایک حوالہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ: 'حنّا کے گھرانے پر افسوس، اُن کی سانپ جیسی پھنکار پر افسوس! وہ سردار کاہن ہیں؛ اُن کے بیٹے ہیکل کے خزانے کے رکھوالے ہیں؛ اُن کے داماد ہیکل کے رکھوالے ہیں؛ اُن کے نوکر عام لوگوں کو ڈنڈوں کے ساتھ مارتے ہیں۔' پس اِس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حنّا اور اُس کا گھرانا بہت سارے کاموں کی وجہ سے بدنام تھا۔" (بارکلے)

iii. "یہاں پر یہ بات قابلِ غور ہے کہ یسوع کو پہلے حنّا کے پاس لیکر جایا گیا اور اِس سے ہم کو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اِس کے پیچھے خاص مقصد تھا۔ حنّا ایک طرح سے یسوع سے دیگر لوگوں سے بڑھ کر نفرت اور عداوت رکھتا تھا۔ وہ بہت زیادہ ظالم اور بے ایمان قسم کا شخص تھا اور یہ بہت حیرت کی بات ہے کہ مقدمے کی شروعات میں یسوع کو اُس کے سامنے پیش کیا جانا ضروری سمجھا گیا حالانکہ ابھی سردار کاہن کا عہد اُس کے پاس نہیں تھا۔" (سپرجن)

ب. یہ وہی کائفا تھا جس نے یہودیوں کو صلاح دی تھی کہ اُمت کے واسطے ایک آدمی کا مرنا بہتر ہے: کائفا کی اِس نبوت کا ذکر ہمیں یوحنا 11 باب 49-53 آیات میں ملتا ہے۔ کائفا نے بغیر جانے یہ نبوت کی تھی کہ اُمت کے واسطے ایک آدمی کا مرنا بہتر ہے۔

i. کائفا نے انجانے میں ایک نبوت کی اور اُس میں اُس نے بہت ہی زیادہ منطقی بات کی (اُس کے مطابق ایک آدمی کی بھلائی سے بہتر بہت زیادہ لوگوں کی بھلائی کو مدِ نظر رکھنا تھا)۔ لیکن اگرچہ یہ بات منطقی تھی لیکن یہ بات خلافِ معمول اور غلط تھی (کیونکہ ایک معصوم آدمی کو، جو کہ خُدا کی طرف سے بھیجا گیا مسیحا تھا مار دینا قطعی طور پر درست نہیں تھا۔)

ii. یوحنا ہمیں کائفا کے اُن الفاظ کے بارے میں یہاں پر اِس لیے بھی بتا رہا ہے کیونکہ وہ ہمیں یہ دکھانا چاہتا ہے کہ یسوع کے ساتھ جو کچھ بھی ہونے والا تھا اُس کا فیصلہ خُدا کے نزدیک پہلے ہی سے ہو چکا تھا۔ یسوع پر جو مقدمہ چلنے والا تھا اُس میں انصاف کو مدِ نظر نہیں رکھا جانا تھا۔ "یسوع کو کسی بھی جج کی طرف سے کسی طرح کی رعایت نہیں ملنے والی تھی۔ ہمیں اِس کا اندازہ اِسی بات سے ہوتا ہے کہ جس کے سامنے یسوع کو پیش کیا جا رہا تھا وہ کوئی اچھا منصف نہیں بلکہ ایک بد دیانت سیاستدان تھا جو پہلے ہی یسوع کی موت کے بارے میں بات کر چکا تھا۔" (مورث)

2. (15-16 آیات) پطرس اور یوحنا کاہنِ اعظم کے گھر کے اندر تک یسوع کے پیچھے جاتے ہیں۔

اور شمعون پطرس یسوع کے پیچھے ہو لیا اور ایک اور شاگرد بھی۔ یہ شاگرد سردار کاہن کا جان پہچان تھا اور یسوع کے ساتھ سردار کاہن کے دیوان خانہ میں گیا۔ لیکن پطرس دروازہ پر باہر کھڑا رہا۔ پس وہ دوسرا شاگرد جو سردار کاہن کا جان پہچان تھا باہر نکلا اور دربان عورت سے کہہ کر پطرس کو اندر لے گیا۔

اَ.   اور شمعون پطرس یسوع کے پیچھے ہو لیا اور ایک اور شاگرد بھی: پطرس نے تلوار نکال کر جب سردار کاہن کے نوکر پر چلائی تو اُس نے اپنے لیے اُسی وقت کافی پریشانی کا سامان کر لیا تھا، وہ اُس عمل کے ذریعے سے یسوع کے ساتھ اپنی وفاداری کو پورے طور پر ثابت نہیں کر سکا تھا، پس اُس نے سوچا کہ اپنی وفاداری کو ثابت کرنے کا اُس کے پاس ایک اور موقع ہے پس وہ یسوع کے پیچھے پیچھے اُس جگہ پر پہنچا جہاں پر وہ اُسے لیکر گئے تھے۔ زیادہ تر لوگوں کا یہ ماننا ہے کہ یہاں پر جس دوسرے شاگرد کا ذکر ہے وہ یوحنا خود ہے جس کے بارے میں ہم پڑھتے ہیں کہ اُس کا تعلق سردار کاہن کے گھرانے کے ساتھ تھا۔

i.   "ہو سکتا ہے کہ اُس کے خاندان کا سردار کاہن کے خاندان کے ساتھ کوئی تعلق ہو، ہم اُس تعلق کی نوعیت کے بارے میں نہیں جانتے، یہ کاروباری تعلق بھی ہو سکتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ شادی بیاہ کے رشتے کی وجہ سے کوئی اور سماجی تعلق بھی ہو۔" (ٹینی)

ii.   "ہو سکتا ہے کہ وہ اور اُس کا باپ زبدی کاہنوں کے لیے اچھی اور موٹی تازی مچھلیاں لایا کرتے تھے اور اِس وجہ سے اُسکی سردار کاہن کے گھرانے سے جان پہچان تھی۔ (کیونکہ یہ دوسرا شاگرد یوحنا تھا جو پہلے دوسرے شاگردوں کے ساتھ بھاگ گیا لیکن پھر چوری چوری اُس کے پیچھے پیچھے چلتا ہوا آتا گیا تاکہ دیکھ سکے کہ وہ اُس کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں)" (ٹراپ)

ب.   دربان عورت سے کہہ کر پطرس کو اندر لے گیا: یوحنا کی سردار کاہن کے گھرانے کے ساتھ جو جان پہچان تھی اُسی سے ہم یہ جان پاتے ہیں کہ کس طرح یوحنا اور پطرس اُس رات سردار کاہن کے گھر میں داخل ہو کر اُس سارے مقدمے کو دیکھ سکے۔

3.   (17-18 آیات) پطرس یسوع کے ساتھ اپنے تعلق کا پہلی دفعہ انکار کرتا ہے۔

اُس لونڈی نے جو دربان تھی پطرس سے کہا کیا تُو بھی اِس شخص کے شاگردوں میں سے ہے؟ اُس نے کہا مَیں نہیں ہوں۔ نوکر اور پیادے جاڑے کے سبب سے کوئلے دہکا کر کھڑے تاپ رہے تھے اور پطرس بھی اُن کے ساتھ کھڑا تاپ رہا تھا۔

اَ.   کیا تُو بھی اِس شخص کے شاگردوں میں سے ہے؟ ایک بہت ہی عام سی لونڈی جو سردار کاہن کے گھر کے دروازے کا دھیان رکھے ہوئے تھی اُس نے پطرس سے سوال کیا۔ پطرس کی وفاداری کا یہ پہلا امتحان بظاہر بہت آسان تھا، وہ اُسے کوئی جواب نہ دیتا تو بھی ٹھیک تھا، یا اپنے منہ میں بڑبڑا کر چلا جاتا یا اگر یہ بھی کہہ دیتا کہ مَیں اُسے جانتا ہوں تو اِس میں کوئی ہرج نہیں تھا۔

i.   کیا تُو بھی اِس شخص کے شاگردوں میں سے ہے؟ یہاں پر لفظ 'تُو بھی' سے مُراد یہ ہے کہ وہ شاید یہ جانتی تھی کہ یوحنا تو یسوع کا شاگرد ہے ہی لیکن یہ پطرس بھی اُس کا شاگرد ہے۔ "وہ لونڈی یوحنا کو یسوع کے شاگرد کے طور پر جانتی تھی اور جب وہی یوحنا پطرس کو بھی اندر لے کر آیا تو غالباً اُس نے کہا ہو گا کہ اوہ نہیں، مزید ایک اور شاگرد نہیں، پس اُس وقت اُس نے پطرس سے یہ سوال کیا ہو گا۔" (بروس)

ii.   اِس شخص کے شاگردوں میں سے: "یہاں پر یسوع کے لیے استعمال ہونے والا لفظ 'اِس شخص' یونانی زبان میں حقارت آمیز انداز سے استعمال ہونے والے لفظ کا ترجمہ ہے، اور اِس کا ترجمہ 'اِس آدمی' کے طور پر کیا جا سکتا ہے" (ٹاسکر)

ب.   "یہاں پر ہم دیکھتے ہیں کہ ایک عام سی لونڈی ایک ہٹے کٹے اور اپنے ایمان اور وفاداری کے بڑے بڑے دعوے کرنے والے پطرس پر بھاری ثابت ہوئی تھی۔" (ٹراپ)

مَیں نہیں ہوں: پطرس نے اُس کو ایک منفی بیان کے ساتھ جواب دیا جس میں اُس نے اپنی ہی نفی کی تھی۔ یسوع کے ساتھ اپنی وفاداری کا ثبوت دینے کی

بجائے اُس نے یسوع کا شاگرد ہونے سے ہی انکار کر دیا تھا۔ یہ سارا واقعہ دروازے پر وقوع پذیر ہوا اور یہ بہت زیادہ جلدی میں ہوا ہو گا، پطرس نے اِس بات پر کوئی زیادہ توجہ نہیں دی تھی، لیکن یہ بھی یسوع کے ساتھ اُس کے تعلق کا سیدھا سیدھا انکار تھا۔

i. "پطرس نے یسوع کو جو پہلی دفعہ انکار کیا تو یہ بہت جلدی میں اور بظاہر لاشعوری طور پر ہوا تھا اور اُس وقت شاید اُس کو اِس بیان کے حوالے سے کوئی شرمندگی محسوس نہیں ہوئی ہو گی۔" (ایلفرڈ)

ج. پطرس بھی اُن کے ساتھ کھڑا تاپ رہا تھا: یہاں پر ہم سیکھتے ہیں کہ پطرس وہاں پر اُن کے درمیان آگ اِس لیے تاپ رہا تھا کیونکہ اُس وقت سردی تھی اور وہ غالباً اپنے آپ کو سردی سے بچانا چاہتا تھا لیکن اِس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے آپ کو اُس ہجوم میں چھپا کر رکھنا چاہتا تھا تاکہ کوئی اُسے علیحدہ دیکھ کر پہچان نہ لے اور اُسے یسوع کے بارے میں پوچھنا شروع نہ کر دے۔ پطرس کے لیے اُس وقت سب کی پہچان میں آنا خطرے سے خالی نہیں تھا کیونکہ وہ اُس شخص کا شاگرد تھا جسے وہ گرفتار کر کے اُس سے سوال و جواب پوچھ رہے تھے۔

i. پطرس بھی اُن کے ساتھ کھڑا: "لوقا ہمیں اِس حوالے سے بڑے وثوق کے ساتھ بتاتا ہے کہ پطرس اور دیگر لوگ آگ کے گرد بیٹھے ہوئے تھے اور متی بھی ہمیں ایسا ہی بتاتا ہے۔ لیکن محسوس ہوتا ہے کہ یوحنا یہ بیان کر رہا ہے کہ وہ اور باقی تمام لوگ کھڑے تھے۔ لیکن یوحنا کا یہ بات لکھنے کا انداز محاورانہ ہے جس کے معنی 'وہاں موجود ہونا' کے لیے جا سکتے ہیں۔ یوحنا نے یہ لفظ اپنی انجیل میں انیس دفعہ اور جگہوں پر بھی استعمال کیا ہے اور وہاں پر بھی ہم اِس کے معنی 'کھڑے ہونے' پر زیادہ زور نہیں دے سکتے۔" (ٹرینچ)

4. (19-21 آیات) حنّا یسوع سے سوال و جواب کرتا ہے۔

پھر سردار کاہن نے یسوع سے اُس کے شاگردوں اور اُس کی تعلیم کی بابت پوچھا۔ یسوع نے اُسے جواب دیا کہ مَیں نے دُنیا سے اعلانیہ باتیں کی ہیں۔ مَیں نے ہمیشہ عبادت خانوں اور ہیکل میں جہاں سب یہودی جمع ہوتے ہیں تعلیم دی اور پوشیدہ کچھ نہیں کہا۔ تُو مجھ سے کیوں پوچھتا ہے؟ سننے والوں سے پوچھ کہ مَیں نے اُن سے کیا کہا۔ دیکھ اُن کو معلوم ہے کہ مَیں نے کیا کیا کہا۔

اَ. سردار کاہن نے یسوع سے اُس کے شاگردوں اور اُس کی تعلیم کی بابت پوچھا: حنّا یسوع کے شاگردوں کے بارے میں بھی جاننا چاہتا تھا، غالباً وہ سوچ رہا ہو گا کہ بعد میں اُسے یا دیگر لوگوں کو اُن سے خطرہ ہو سکتا ہے یا پھر وہ اُن شاگردوں کی وجہ سے حسد کا شکار تھا۔ پھر اُس نے یسوع سے اُس کی تعلیمات کے حوالے سے سوال کیا اور وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ اُس کی تعلیمات اُن کے اُس مذہبی نظام کے کس قدر خلاف ہے۔

i. حنّا کا رویہ بنیادی طور پر ایسا تھا جیسے وہ ایک قیدی کو اپنے سامنے کھڑا کر کے کہہ رہا ہو کہ "ہمیں بتاؤ کہ تم کس جرم کی وجہ سے پکڑے گئے ہو اور تمہارے ساتھ اور کون کون ہے۔" اپنے جواب میں یسوع نے اپنے شاگردوں کا قطعی طور پر کوئی ذکر نہیں کیا۔ یسوع نے ہر ممکن طور پر اپنے شاگردوں کی حفاظت کی تھی۔

ii. حنّا کا نام بہت زیادہ اچھا تھا، کیونکہ اِس کے معنی تھے رحمدل یا نرم مزاج، لیکن یسوع کے سارے مقدمے میں یہ وہ پہلا شخص تھا جس نے اپنی باتوں سے یسوع کو اذیت دیکر ڈرانے دھمکانے کی کوشش کی، اگرچہ یسوع اُس سے قطعی طور پر نہیں ڈرا تھا۔

ب. مَیں نے دُنیا سے اعلانیہ باتیں کی ہیں: یسوع نے حنّا کو بتایا کہ اُس کی تعلیمات خفیہ نہیں ہیں اور اُس نے لوگوں کو ایسی کوئی پُر اسرار تعلیم نہیں دی جو مخفی اور صرف اِس طرح کی تفتیش میں ہی سامنے لائی جا سکتی ہو۔ اُس کی تعلیمات اعلانیہ تھی، اُس نے عبادتخانوں میں کھلے عام تعلیم دی تھی۔ یسوع یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ مَیں نے خفیہ طور پر کوئی بھی بات نہیں کی ہے۔

i. "سچ ہمیشہ ہی جرات مند ہوتا ہے اور اپنا چہرہ کسی سے نہیں چھپاتا، جبکہ جھوٹ اپنے آپ کو چھپاتا ہے اور نور سے نفرت کرتا ہے۔" (ٹراپ)

ج. تُو مجھ سے کیوں پوچھتا ہے؟ سننے والوں سے پوچھ کہ مَیں نے اُن سے کیا کہا: جب یسوع یہ کہہ رہا ہے تو اِس کا مطلب یہ نہیں کہ یسوع اُس ساری کاروائی میں اُن کے ساتھ تعاون نہیں کر رہا تھا۔ لیکن یسوع کا اِس طرح سے جواب دینا اُس کا قانونی حق تھا۔ جب تک کسی شخص کے خلاف کوئی گواہی کو اچھی طرح سے سُن نہ لیا گیا ہو اور اُن کی سچائی ثابت نہ ہو گئی ہو تب تک اُس شخص کے خلاف کوئی قانونی کاروائی نہیں کی جا سکتی تھی اور اُسے مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا تھا۔

ii. یہ سردار کاہن کی ذمہ داری ہوتی تھی کہ وہ پہلے گواہوں کو بلا کر اُن کی گواہی سنے، اور وہ پہلے اُن کی گواہی سنتا تھا جو ملزم کے حق میں ہوتے تھے۔ یسوع پر جب مقدمہ چلایا گیا تو مقدمے کے حوالے سے یہودیوں کی شریعت کے اِن بنیادی ترین اصولوں کو ہی مدِ نظر نہیں رکھا گیا تھا۔ "اِس لیے یسوع نے یہ کہا کہ اگر اُس کی تعلیمات میں کوئی مسئلہ تصور کیا جا رہا ہے تو پہلے اُس کی تعلیمات کو سننے والوں کو بلا کر اُن سے سوال کیا جانا چاہیے۔" (بروس)

iii. "تالمود میں یہ بات لکھی ہوئی ہے C. iv. S. 1 کہ کسی بھی مقدمے کی کاروائی دن کی روشنی کے علاوہ نہ تو شروع کی جا سکتی ہے اور نہ ہی ختم کی جا سکتی ہے۔ اگر ایک شخص بری کیا جاتا ہے تو اُس کی بریت کا اعلان دن کی روشنی میں کیا جانا چاہیے، لیکن اگر وہ سزا وار ٹھہرتا ہے تو اُس کی سزا کا اعلان اگلے دن سے پہلے نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن کسی بھی طرح کی سزا یا جزا کا اعلان نہ تو سبت کی شام کو کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کسی اور عید کی شام کو۔" (کلارک)

5. (22-24 آیات) یسوع کی حنّا کے سامنے پیشی کا اختتام

جب اُس نے یہ کہا تو پیادوں میں ایک شخص نے جو پاس کھڑا تھا یسوع کے طمانچہ مار کر کہا تو سردار کاہن کو اَیسا جواب دیتا ہے؟۔ یسوع نے اُسے جواب دیا کہ اگر مَیں نے بُرا کہا تو اُس برائی پر گواہی دے اور اگر اچھا کہا تو مجھے مارتا کیوں ہے؟۔ پس حنّا نے اُسے بندھا ہوا سردار کاہن کائفا کے پاس بھیج دیا۔

اَ. پیادوں میں ایک شخص نے جو پاس کھڑا تھا: اِس بے نام پیادے نے یسوع پر جسمانی تشدد کرنے کا آغاز کیا جس کا انجام بعد میں مصلوبیت کی صورت میں ہونے والا تھا۔ اپنی الوہیت کے اعتبار سے یسوع اُس شخص کا نام جانتا تھا، اور جیسے کہ وہ اُن لوگوں میں سے ایک تھا جو یہ نہیں جانتے تھے کہ کیا کرتے ہیں (لوقا 23 باب 34 آیت) اِس شخص کا نام خُداوند کے فضل اور محبت کی وجہ سے منظر عام پر نہیں آیا۔

ب. یسوع کے طمانچہ مار کر کہا: اُس کے نام کا تو انجیل میں ذکر نہیں کیا گیا لیکن اُس کے جرم کا ذکر ضرور کیا گیا ہے۔ یسوع کو خبردار کئے بغیر اُس نے یسوع کے منہ پر طمانچہ مارا اور اُس پر الزام لگایا کہ وہ سردار کاہن کے ساتھ بد تمیزی کا مظاہر کر رہا تھا۔

i. "یسوع کو مارا گیا یہ طمانچہ ایک طرح سے اُس سارے ظلم و تشدد کی طرف اشارہ کر رہا تھا جو یسوع پر ہو گزرنے والا تھا۔" (ایلفرڈ)

ج. اگر مَیں نے بُرا کہا تو اُس برائی پر گواہی دے اور اگر اچھا کہا تو مجھے مارتا کیوں ہے؟ یسوع نے اُس پیادے اور حنّا دونوں سے یہ سوال کیا کہ اُس پر یہ تشدد کس وجہ سے کیا جارہا تھا۔ یسوع نے یہ جواز طلب کر کے اِس بات کا پول کھولا کہ انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لیے وہ اپنے ہی اصولوں پر عمل نہیں کر رہے تھے اور ناصرت کے یسوع کے ساتھ اُن کا جو رویہ تھا وہ اُن کے اپنے ہی اصولوں کے خلاف تھا۔

د. پس حنّا نے اُسے بندھا ہوا سردار کاہن کائفا کے پاس بھیج دیا: حنّا کے پاس یسوع کی اِس بات کا جواب دینے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا۔ پس اُس نے مزید عدالتی کاروائی کے لیے یسوع کو اُس شخص کے پاس بھیج دیا جس کے پاس سردار کاہن کا حقیقی عہدہ تھا۔ یسوع کو بندھا ہوا اِس طرح سے لیکر جایا گیا جیسے کہ وہ بہت ہی خطرناک مجرم ہو۔

6. (25-27 آیات) پطرس یسوع کا مزید دو دفعہ انکار کرتا ہے۔

شمعون پطرس کھڑا تاپ رہا تھا۔ پس اُنہوں نے اُس سے کہا کیا تُو بھی اُس کے شاگردوں میں سے ہے؟ اُس نے انکار کر کے کہا مَیں نہیں ہوں۔ جس شخص کا پطرس نے کان اُڑا دیا تھا اُس کے ایک رشتہ دار نے جو سردار کاہن کا نوکر تھا کہا کیا مَیں نے تجھے اُس کے ساتھ باغ میں نہیں دیکھا؟۔ پطرس نے پھر انکار کیا اور فوراً مرغ نے بانگ دی۔

اَ. شمعون پطرس کھڑا تاپ رہا تھا: پطرس تھوڑے فاصلے پر کھڑا یسوع کو اور اُس کاروائی کو دیکھ رہا تھا اور اُس نے کوشش کی کہ وہ اپنے آپ کو وہاں موجود ہجوم میں اِس طرح سے چھپائے رکھے کہ کوئی اُس کو پہچان نہ سکے۔ لیکن چونکہ وہ اُن کے درمیان بیٹھا ہوا تھا تو اُنہوں نے اُس کو پہچان لیا۔

i. لوقا 22 باب 61 آیت بیان کرتی ہے کہ پطرس یسوع سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھا ہوا تھا اور وہ یسوع کو با آسانی دیکھ سکتا تھا۔ پطرس نے غالباً دیکھا ہوگا کہ کس طرح اُس پیادے نے بڑے زور کے ساتھ یسوع کے منہ پر طمانچہ مارا تھا اور اُس سے پطرس کو یہ اندازہ ہوا ہوگا کہ یہ ساری صورتحال بہت گھمبیر اور پر تشدد ہونے جارہی تھی۔ پس اِس بات کی وجہ سے پطرس غالباً اور زیادہ پریشان ہو گیا اور وہ وہاں پر یسوع کے ساتھ موجود ہونے اور اُس کا شاگرد ہونے کی وجہ سے گھبرا گیا تھا۔

ب. کیا تُو بھی اُس کے شاگردوں میں سے ہے؟ اِس بے نام شخص نے جو پطرس کے ساتھ آگ تاپ رہا تھا وہی سوال پوچھا جو دروازے پر کھڑی لونڈی نے پوچھا تھا (یوحنا 18 باب 17 آیت)، اور اصل متن میں اُس نے یہ سوال منفی انداز سے پوچھا تھا 'کیا تو بھی اُس کے شاگردوں میں سے نہیں ہے؟' دوسری دفعہ پطرس نے اِس بات کا انکار کیا کہ اُس کا یسوع کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

i. کیا تُو بھی اُس کے شاگردوں میں سے ہے؟ دوسری دفعہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یسوع کا ایک اور شاگرد بھی وہاں پر موجود تھا—اور وہ شاگرد یقینی طور پر یوحنا تھا۔ پطرس نے یہ جانتے ہوئے بھی کہ یوحنا وہاں پر موجود تھا اور سب اُسے یسوع کے شاگرد کے طور پر جانتے تھے خود یسوع کا شاگرد ہونے سے انکار کیا۔

ج. جس شخص کا پطرس نے کان اُڑا دیا تھا اُس کے ایک رشتہ دار نے جو سردار کاہن کا نوکر تھا: یہ ایک ایسی بات ہے جو صرف یوحنا ہی جان سکتا تھا کیونکہ اُس کی سردار کاہن کے گھرانے کے ساتھ جان پہچان تھی (یوحنا 18 باب 15-16 آیات)

د. کیا مَیں نے تجھے اُس کے ساتھ باغ میں نہیں دیکھا؟ ملخس کے رشتہ دار نے اُس شخص پر خاص توجہ دی ہوگی جس نے اُس کے عزیز پر حملہ کیا تھا۔ اُس وقت جلتی ہوئی آگ کی روشنی میں اُس نے پطرس کو اُس شخص کے طور پر پہچان لیا تھا جس نے پیچھے سے اُس کے عزیز ملخس پر حملہ کر کے اُسے زخمی کر دیا تھا۔

i. کیا مَیں نے۔۔۔ نہیں دیکھا؟ "اصل متن کے اندر لفظ 'مَیں' پر زور دیا گیا ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کہ کوئی کہہ رہا ہو کہ 'کیا مَیں نے خود تمہیں اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا؟" (ایلفرڈ)

ہ. پطرس نے پھر انکار کیا: متی 26 باب 74 آیت ہمیں بتاتی ہے کہ اِس تیسری دفعہ پطرس نے نہ صرف انکار کیا بلکہ وہ لعن طعن کرنے لگا اور ایک طرح سے قسم کھانے کے انداز میں یسوع کا انکار کرنے لگا۔ اُس کا خیال تھا کہ اگر وہ ایسا کرے گا تو اِس سے اُن لوگوں کو حتمی طور پر اِس بات پر یقین آجائے گا کہ پطرس یسوع کا ساتھی نہیں ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اِس موقع پر پطرس کا ایمان ناکام نہیں ہوا بلکہ اُس کی جرات جواب دے گئی تھی۔

و. فوراً مرغ نے بانگ دی: اِس سے یسوع کی وہ بات پوری ہو گئی تھی جو یسوع نے یوحنا 13 باب 38 آیت میں کہی تھی، اور اِس کی وجہ سے لازمی طور پر پطرس کو بھی یسوع کی یہ بات یاد آگئی ہو گی جو اُس نے آخری کھانے کے بعد بالائی منزل پر ایک نبوت کے طور پر کی تھی۔

ج: یسوع کی پیلاطس کے سامنے پیشی

1. (28 آیت) یسوع کو رُومی قیادت کے سامنے لایا جاتا ہے۔

پھر وہ یسوع کو کائفا کے پاس سے قلعہ کو لے گئے اور صبح کا وقت تھا اور وہ خود قلعہ میں نہ گئے تا کہ ناپاک نہ ہوں بلکہ فسح کھا سکیں۔

اَ. پھر وہ یسوع کو کائفا کے پاس سے۔۔۔ لے گئے: حنّا نے جب یسوع سے سوال جواب کر لیے تو اُس نے اُسے کائفا کے پاس بھیج دیا تھا تا کہ وہاں تفتیش کی جا سکے (یوحنا 18 باب 24 آیت) جہاں پر دو حصوں میں یسوع کا مقدمہ سنا گیا۔ پہلی دفعہ یہ تفتیش اُس وقت کی گئی جب وہاں پر جلدی جلدی کچھ لوگ جمع ہوئے (متی 26 باب 57-68 آیات)۔ دوسری دفعہ تمام اراکین باضابطہ طور پر وہاں پر جمع ہوئے اور مقدمے کی کاروائی کو دن کی روشنی میں آگے بڑھایا گیا (لوقا 22 باب 66 آیت)

i. یوحنا کی انجیل صرف اِس بات کا ذکر کرتی ہے کہ یسوع کو کائفا کے پاس بھیجا گیا اور کائفا نے یسوع کو پیلاطس کے پاس بھیج دیا۔ یوحنا اصل میں یسوع کی پیلاطس کے سامنے پیشی پر زیادہ زور دیتا ہے اور اُسی کے بارے میں وضاحت سے لکھتا ہے۔

ب. قلعہ کو لے گئے: یہ لفظ یروشلیم میں رومیوں کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بیان کرتا ہے یہ غالباً انطونیہ میں رومی قلعہ تھا جہاں پر پیلاطس لوگوں کی عدالت کیا کرتا تھا اور باقی تمام انتظامات کو بھی وہیں پر دیکھا کرتا تھا۔

i. قلعہ جس لفظ کا ترجمہ کیا گیا ہے وہ رومی فوج کے گورنر (جسے یہودیہ کا گورنر بھی کہا جا سکتا ہے) کے ہیڈ کوارٹر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ رومیوں کے کمانڈر کا یہ ہیڈ کوارٹر رومیوں کی لشکر گاہ کے درمیان تھا۔

ii. "فائلو ہمیں ایک موقعے پر بتاتا ہے کہ پیلاطس اپنی ڈھالیں ہیرودیس کے محل میں لٹکایا کرتا تھا (Leg. Ad Gai., 299) کچھ سالوں کے بعد فلورس جب گورنر بنا تو اُسی محل میں آکر رہنے لگا۔ (Josephus, Bell. Ii, 301, 328)۔ ہمارے پاس اِس بات کا حتمی ثبوت نہیں کہ پیلاطس وہاں پر رہا کرتا تھا، اِس لیے اُس کی رہائش کے تعلق سے یہ معاملہ غیر واضح ہے۔" (مورث)

ج. **وہ خود قلعہ میں نہ گئے تا کہ ناپاک نہ ہوں:** یہاں پر یوحنا نے طنزیہ طور پر اُن یہودیوں کی ریاکاری کو ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ رسوماتی شریعت کو پورا کرنے کے لیے چھوٹی چھوٹی چیزوں اور باتوں کا خیال کرتے تھے۔ لیکن وہ خُدا کے بیٹے اور مسیحا کو رَد کر کے خُدا کا بہت بڑا حکم توڑ رہے تھے اور ایک معصوم شخص کو مارنے کی کوشش کر رہے تھے۔

i. "اِس لیے یہ کاروائی ایک کھلی جگہ پر اُس عمارت کے سامنے شروع ہوئی تھی۔" (ڈوڈز)

ii. "یہ کیسی غضب ناک ریاکاری تھی۔ وہ قانونی اور شرعی طور پر تو اپنی ناپاکی سے خوفزدہ تھے لیکن اپنے شعور کی ناپاکی کی طرف دھیان نہیں دے رہے تھے جس کی وجہ سے وہ ایک معصوم شخص کو قتل کرنا چاہ رہے تھے۔ یہ وہی بات ہے جو یسوع نے کہی تھی کہ مچھر کو تو چھانتے ہیں لیکن اونٹ کھا جاتے ہیں۔" (ٹراپ)

iii. "ویسٹکوٹ یہاں پر اپنا خیال ظاہر کرتا ہے کہ غالباً یوحنا اُس قلعے کے اندر داخل ہوا ہو گا اِسی لیے وہ وہاں پر ہونے والی ساری کاروائی کے بارے میں بتا پا رہا تھا۔" (مورث)

د. **بلکہ فسح کھا سکیں:** یہاں پر ایک مسئلہ سر اٹھاتا نظر آ رہا ہے۔ جیسے کہ جب یسوع نے اپنے شاگردوں کے ساتھ کھانا کھایا تو وہ کیا فسح کا کھانا تھا یا پھر اُس سے ایک دن پہلے کا، اور کیا یسوع فسح پر قربان ہوا یا پھر فسح کے ایک دن بعد؟ یوحنا 18 باب 28 آیت کا یہ بیان اِس طرف اشارہ کر رہا ہے کہ فسح کا دن ابھی آنے والا تھا جو کھانا یسوع نے اپنے شاگردوں کے ساتھ کھایا تھا وہ فسح سے پہلے تھا اور یسوع کو فسح سے ایک دن پہلے قربان کیا گیا تھا۔ لیکن بہت سارے ایسے حوالہ جات بھی ہیں جو یہ ظاہر کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ یسوع نے اپنے شاگردوں کے ساتھ جو کھانا کھایا تھا وہی فسح کا کھانا تھا (متی 26 باب 18 آیت؛ مرقس 14 باب 12 آیت، 14 باب 16 آیت، لوقا 22 باب 15 آیت)۔ اِس مشکل مسئلے کا بہترین حل یہ ہے کہ یسوع نے جو کھانا اپنے شاگردوں کے ساتھ کھایا تھا وہ فسح کا کھانا تھا اور یسوع فسح کے دن ہی قربان کیا گیا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ فسح کی عید کے لیے لائے گئے برّے فسح کے اگلے دن بھی قربان کئے جاتے ہونگے کیونکہ جتنے زیادہ برّے اُس دن وہاں پر لائے جاتے تھے اُن سب کو ایک ہی دن میں قربان کرنا بہت مشکل کام تھا (یوسیفس بیان کرتا ہے کئی دفعہ قربان ہونے والے برّوں کی تعداد 200000 (دو لاکھ) سے زیادہ ہوتی تھی۔)

i. "بشپ پیرس کا کہنا ہے کہ یہودیوں کے لیے جمعرات کی شام سے لیکر جمعے کی شام تک کسی بھی وقت فسح کے برّے کا گوشت کھانا جائز تھا۔ وہ یہ خیال بھی پیش کرتا ہے کہ یہ اجازت اُسی صورت میں ہوتی تھی جب فسح پر قربان ہونے والے برّوں کی تعداد بہت زیادہ ہوا کرتی تھی اور اُن سب کو ایک ہی دن ذبح کرنا ممکن نہیں ہوتا تھا۔" (کلارک)

ii. ٹاسکر ایک اور امکان کے بارے میں بیان کرتا ہے: "یہ بھی ممکن ہے کہ یہاں پر فسح سے مُراد فسح کی عید کا پورا ہفتہ لیا گیا ہو، اور جو کھانا یسوع نے اپنے شاگردوں کے ساتھ کھایا تھا وہی فسح کا کھانا ہو۔ اور اب جب اِس بات کا ذکر کیا جا رہا ہے کہ وہ فسح کھانا چاہتے تھے تو اِس سے مُراد وہ کھانا نہیں بلکہ ہفتے کے دوران اُس عید کا کوئی بھی کھانا ہو گا۔"

2. (29-32 آیات) مذہبی رہنما پیلاطس کے سامنے سارا معاملہ بیان کرتے ہیں۔

پس پیلاطس نے اُن کے پاس باہر آکر کہاتم اِس آدمی پر کیاالزام لگاتے ہو؟۔اُنہوں نے جواب میں اُس سے کہا کہ اگر یہ بدکار نہ ہوتا تو ہم اِسے تیرے حوالہ نہ کرتے۔ پیلاطس نے اُن سے کہااِسے لے جاکر تم ہی اپنی شریعت کے موافق اِس کا فیصلہ کرو۔یہودیوں نے اُس سے کہاہمیں روا نہیں کہ کسی کو جان سے ماریں۔یہ اِس لئے ہوا کہ یسوع کی وہ بات پوری ہو جو اُس نے اپنی موت کے طریق کی طرف اِشارہ کر کے کہی تھی۔

اَ۔ پس پیلاطس نے اُن کے پاس باہر آکر کہا: جب مذہبی رہنما یسوع کو پنطس پیلاطس کے پاس لائے تو اُن کے پاس بہت اچھا جواز موجود تھا جس کی بدولت وہ اُس سے اپنی مرضی کا فیصلہ کرواسکتے تھے۔اگر ہم تاریخ پڑھیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ پیلاطس ایک بہت ہی ظالم انسان تھا جس کو دوسروں کے احساسات کا بالکل کوئی احساس نہیں تھا۔

i. پیلاطس کی شادی قیصر کی ایک پوتی کے ساتھ ہوئی تھی۔"اگر وہ قیصر کا رشتے دار نہ ہوتا اور اُس کی شادی قیصر کے خاندان میں نہ ہوئی ہوتی تو اُس کا اِس قدر اثر نہ ہوتا اور وہ کبھی بھی یہودیہ کے حاکم کے بڑے عہدے پر فائز نہ ہو پاتا۔" (بوئیس)

ii. اسکندریہ سے تعلق رکھنے والا قدیم یہودی عالم فائلو پیلاطس کے بارے میں بیان کرتا ہے کہ "اُس کی بدعنوانی، اُس کی گستاخانہ اور تکبر بھری سرگرمیاں، اُس کی لوٹ مار اور غارت گری، اُس کی لوگوں کو بے عزت کرنے کی عادت، اُس کا ظالمانہ پن، اُس کا اُن لوگوں کا قتل جن پر نہ تو کوئی مقدمہ چلا اور نہ ہی اُنہیں کسی نے مجرم ٹھہرایا، اور اُس کی نہ ختم ہونے والی غیر ضروری اور دل دہلا دینے والی بے رحمی اُس کی پہچان تھی۔" (بارکلے)

iii. "وہ ایک کمزور انسان تھا جو اپنی کمزوری کو تکبر اور تشدد کے پیچھے چھپایا کرتا تھا۔۔۔ جتنی دیر وہ اپنے اِس عہدے پر رہا اُس دوران اُس کے زیر تسلط علاقوں میں بہت دفعہ خونخوار قسم کے فساد پھوٹ نکلے اور لوگ اُس کے ظلم و تشدد کا نشانہ بنتے رہے (لوقا 13 باب 1 آیت)۔" (بروس)

ب. تم اِس آدمی پر کیاالزام لگاتے ہو؟: چونکہ پیلاطس ایک رومی تھا اِس لیے اُس نے اُن کے ساتھ ادھر اُدھر کی باتیں کرنے کی بجائے سیدھا سیدھا اصل معاملے کے بارے میں بات کی۔وہ جاننا چاہتا تھا کہ یسوع پر اصل الزام کیا تھا اور یوحنا یہاں پر لکھتا ہے کہ یہودیوں نے اِس سوال کا جواب دینے میں ٹال مٹول کا سہارا لیا اور کہا کہ اگر یہ بدکار نہ ہوتا تو ہم اِسے تیرے حوالہ نہ کرتے۔

i. "یسوع کو گرفتار کرنے میں اُنہیں پیلاطس کا تعاون حاصل تھا۔اور اب ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ اِس بات کی توقع کر رہے تھے کہ وہ اِس بات کو مان لے کہ جس آدمی کو گرفتار کرنے کے لیے رومیوں فوجیوں نے یہودیوں کی مدد کی تھی وہ نہ صرف یہودیوں کے لیے بلکہ رومیوں کے لیے بھی خطرناک تھا اور اُس کو بہت بڑی سزا ملنی چاہیے۔" (مورش)

ii. "پس وہ یہ نہیں چاہتے تھے کہ پیلاطس اُن کے اور یسوع کے درمیان میں انصاف کرے، بلکہ وہ چاہتے تھے کہ جو سزا اُنہوں نے پہلے سے اپنے دل میں سوچ لی تھی پیلاطس اُس سزا کا حکم جاری کر دے۔" (کلارک)

iii. "ہم نے اِس کو رد کر دیا ہے اور یہی کافی ہے۔پس ہم تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں کہ جو سزا ہم پہلے سے تجویز کر چکے ہیں تم اُس کا حکم جاری کر دو۔پس مذہبی جنونیت کا شکار لوگ جن کے پاس اختیار ہوتا ہے اکثر بے دینی کے حامیوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لیے ایسے بیانات دیتے ہیں اور یہ افسوس کی بات ہے کہ ہماری سوّل انتظامیہ اکثر اتنی عقل و حکمت کا مظاہرہ نہیں کرتی جس کا مظاہر پیلاطس نے کیا تھا۔" (میکلیرن)

ج. اِسے لے جا کر تم ہی اپنی شریعت کے موافق اِس کا فیصلہ کرو: جب اُنہوں نے پیلاطس کے سوال کا جواب ٹال مٹول کی صورت میں دیا تو اُس نے اُنہیں کہا کہ اپنا فیصلہ جا کر خود کر لیں۔ اگر وہ اُس کے خلاف کسی جرم کا ثبوت نہیں لاتے، جب تک اُس پر کوئی گناہ ثابت نہیں ہو جاتا تو وہ اُن کا فیصلہ نہیں کرنے والا تھا۔ اگر اُن لوگوں کا رویہ ویسا ہی رہا تو وہ کہتا ہے کہ جا کر اپنے مقدمے کا فیصلہ خود ہی اپنی شریعت کے مطابق کر لیں۔

i. یوحنا اِس بات کا ذکر نہیں کرتا کہ جب پیلاطس نے ایک بار پھر یسوع پر لگائے گئے الزام کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے وضاحت کے ساتھ اپنی طرف سے یسوع پر لگائے گئے الزام کو بیان کیا: "اِسے ہم نے اپنی قوم کو بہکاتے، اور قیصر کو خراج دینے سے منع کرتے اور اپنے آپ کو مسیح بادشاہ کہتے پایا۔" (لوقا 23 باب 2 آیت)

د. ہمیں روا نہیں کہ کسی کو جان سے ماریں: ابھی اُنہوں نے پیلاطس کے سوال کا پوری طرح جواب بھی نہیں دیا تھا کہ ساتھ ہی اُنہوں نے اِس بات کی بھی وضاحت کر دی کہ وہ کیوں یسوع کا فیصلہ اپنی شریعت کے مطابق نہیں کرنا چاہتے تھے۔ وہ یسوع کو قتل کرنا چاہتے تھے اور رومی اُنہیں یہ اجازت نہیں دیتے تھے کہ وہ کسی بھی جرم کی سزا کے طور پر کسی شخص کو قتل کریں۔

i. "یوسیفس ہمیں بتاتا ہے کہ بہت بڑے بڑے معاملات میں حاکم کی اجازت کے بغیر عدالت لگانا جائز تھا۔" (ایلفرڈ)

ii. ہمیں ایسے موقعے دیکھنے کو ملتے ہیں جب یہودی قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیتے تھے اور رومیوں کے منع کرنے کے باوجود وہ رومی حکومت کی اجازت کے بغیر سزائے موت تک دے دیتے تھے۔ اعمال 7 باب 54-60 آیات میں ہمیں ایسے ہی ایک واقعے کے بارے میں پڑھنے کو ملتا ہے۔ جب بھی یہودی قیادت بغیر اجازت کے کسی کو سزائے موت دیتی تھی تو یہ اُس شخص کو سنگسار کروا دیا کرتی تھی۔

iii. اُن میں سے کچھ مذہبی سرداروں کی یہ کوشش تھی کہ وہ یسوع کو مصلوب کروائیں اور ایک طرح سے اُس کو استثنا 21 باب 22-23 آیات کے مطابق ملعون قرار دلوائیں۔ نیا عہد نامہ بیان کرتا ہے کہ مسیح ہمارے لیے لعنتی بنا اور اُس نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا (گلتیوں 3 باب 13 آیت)

iv. "یہودیوں سے کسی کی موت اور زندگی کا فیصلہ کرنے کا اختیار غالباً اُس وقت لے لیا گیا تھا جب ہیرودیس آرکیلیس جو کہ یہودیہ کا بادشاہ تھا گرفتار کر کے ویانہ جلاوطن کر دیا گیا تھا اور یہودیہ کو روم کا صوبہ بنا دیا گیا تھا۔ یہ واقعہ یروشلیم کی تباہی سے سے قریباً پچاس سال یا اِس سے تھوڑا زیادہ عرصہ پہلے کا ہے۔" (کلارک)

ہ. یہ اِس لئے ہوا کہ یسوع کی وہ بات پوری ہو: اُن کا یہ تقاضا کہ یسوع رومیوں کے ہاتھوں مصلوب ہو کر مرے، یسوع کی اپنی موت کے بارے میں کی گئی پیشن گوئی کو پورا کر رہا تھا (یسوع نے یوحنا 3 باب 14 آیت میں کہا تھا کہ مَیں اونچے پر چڑھایا جاؤں گا۔) اگر یہودی یسوع کو خود قتل کرتے تو وہ غالباً اُسے سنگسار کرتے اور ایسی صورت میں اُس نے جو اپنی موت کے بارے میں پیشن گوئی کی تھی وہ قطعی طور پر پوری نہ ہوتی۔

i. یوحنا ہمیں اِس سوال کا جواب دیتا ہے کہ اگر یسوع کے سب سے زیادہ دشمن یہودی مذہبی قیادت میں تھے تو پھر وہ رومیوں کے ہاتھوں اُن کے طریقے سے کیوں سزائے موت پائے؟ یوحنا ہمیں بتاتا ہے کہ یسوع کو یہودیوں کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا تھا لیکن رومیوں کی طرف سے اُسے کسی طرح کی مخالفت کا سامنا نہیں تھا۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ وہ تمام حالات و واقعات جن کی وجہ سے یسوع کو صلیب پر قربان کیا گیا بہت ہی عجیب اور کافی دلچسپ ہیں۔

3. (33-35 آیات) پیلاطس کے سوالات، یسوع کی طرف سے وضاحت۔

پس پیلاطس قلعہ میں پھر داخل ہوا اور یسوع کو بلا کر اُس سے کہا کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟ یسوع نے جواب دیا کہ تُو یہ بات آپ ہی کہتا ہے یا اَوروں نے میرے حق میں تجھ سے کہی؟ پیلاطس نے جواب دیا کیا مَیں یہودی ہوں؟ تیری ہی قوم اور سردار کاہنوں نے تجھ کو میرے حوالہ کیا۔ تُو نے کیا کیا ہے؟

اَ. پس پیلاطس قلعہ میں پھر داخل ہوا: اناجیل کے بیان کے مطابق یسوع دو دفعہ پیلاطس کے سامنے پیش کیا گیا، لیکن یوحنا نے اُن کو جوڑ دیا ہے اور یوں لگتا ہے کہ یہ سب باتیں ایک ہی ملاقات یا پیشی میں ہوئی تھیں جبکہ ایسا نہیں تھا۔ پیلاطس کے سامنے دونوں پیشیوں کے درمیان میں یسوع کی ایک پیشی ہیرودیس بادشاہ کے سامنے بھی کی گئی تھی (لوقا 23 باب 8-12 آیات) پیلاطس نے کوشش کی کہ وہ اِس مسئلے سے اپنی جان چھڑا لے اور اُس کو ہیرودیس پر ڈال دے کیونکہ گلیل پر ہیرودیس کی حکمرانی تھی اور یسوع کا تعلق گلیل سے تھا۔ لیکن ہیرودیس نے یسوع کو واپس پیلاطس کے پاس بھیج دیا اور یہاں پر جو گفتگو ہو رہی ہے وہ غالباً یسوع کی پیلاطس کے سامنے دوسری پیشی کے وقت ہوئی تھی۔

ب. کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟ پیلاطس ایک طرح سے پہلے ہی سے اِس سارے معاملے میں ملوث ہو چکا تھا کیونکہ اُس نے یسوع کی گرفتاری کے لیے رومی سپاہیوں کو بھیجا تھا (یوحنا 18 باب 3 آیت)۔ لیکن وہ یسوع کو جسے مذہبی قیادت بہت زیادہ خطرناک قرار دے رہی تھی پہلی دفعہ دیکھ رہا تھا۔ پیلاطس کا یسوع سے کیا گیا سوال یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ یہودیوں کی مذہبی قیادت کے خیال سے متفق نہیں تھا۔

i. پیلاطس نے ایسے بہت سارے خطرناک انقلابیوں کو دیکھا ہوا تھا جنہوں نے بادشاہت کے دعوے کئے تھے۔ "یوسیفس اُس طوائف الملوکی کے بارے میں لکھتے ہوئے بیان کرتا ہے جو 4 بعد از مسیح میں ہیرودیسِ اعظم کی موت کے بعد پیدا ہوئی تھی کہ اُس وقت کوئی بھی شخص باغیوں کے چھوٹے سے گروہ کا سرغنہ بن کر بادشاہ ہونے کا دعویٰ کر سکتا تھا۔" (بروس)

ii. پیلاطس نے یہ سوال اِس لیے بھی پوچھا کیونکہ یسوع اُس کو کسی طرح سے بھی کوئی سیاسی انقلابی شخص یا کوئی بڑا مجرم نہیں لگا تھا۔ کیونکہ جس وقت اسرائیل پر روم کی حکمرانی تھی تو ایسے سیاسی اور انقلابی لوگ ہی ایسے بیوقوفانہ دعوے کر سکتے تھے۔ پیلاطس نے اِس طرح کے بہت سارے لوگ پہلے دیکھ رکھے تھے اور یسوع کو دیکھ کر وہ محسوس کر سکتا تھا کہ وہ بالکل بھی ویسا انسان نہیں لگتا۔

iii. "پیلاطس کا خیال تھا کہ اُس کا سامنا کسی بہت ہی بڑے خودسر لڑاکے باغی سے ہو گا لیکن یہاں پر اُس کا سامنا ایک بہت ہی پُرامن شخص سے ہوا جو خود پیلاطس سے بھی زیادہ پُراعتماد تھا۔ اِس لیے جس طرح کے الزامات یسوع پر لگائے جا رہے تھے وہ یسوع کی شخصیت سے مطابقت نہیں رکھتے تھے اور پیلاطس اِس وجہ سے حیران و پریشان تھا۔" (ٹینی)

ج. تُو یہ بات آپ ہی کہتا ہے: یہاں پر یسوع اِس بات کی یقین دہانی کرنا چاہتا تھا کہ آیا واقعی ہی پیلاطس یہ جاننا چاہتا تھا یا پھر وہ اُن لوگوں کے کہنے پر یہ سوال کر رہا تھا جنہوں نے اُسے پکڑوایا تھا۔ اگر اِس بات کا تعین ہو جاتا کہ سوال کہاں سے آ رہا ہے تو اُس کا جواب یقینی طور پر مختلف ہوتا۔

i. "اگر پیلاطس خود یہ سوال یسوع سے کرتا تو اِس کا مطلب کچھ یوں ہوتا کہ 'کیا تم وہ شخص ہو جو سیاسی طور پر ہنگامہ آرائی کر رہے ہو اور اپنے آپ کو قیصر کے مقابلے میں بادشاہ قرار دیتے ہو!، لیکن اگر اُس کا سوال کائفا کے کہنے پر تھا تو یہ یقینی طور پر اِسی طرح سے ہوتا کہ 'کیا تم اسرائیل کے بادشا (مسیحا) ہو؟ پہلے سوال کا جواب یسوع کی طرف سے 'نہیں' میں ہوتا، جبکہ دوسرے سوال کا جواب 'ہاں' میں ہوتا۔" (پلپر بحوالہ مورث)

د. تُونے کیا کیا ہے؟ پیلاطس کہہ چکا تھا کہ اُس کو یہودیوں کے مذہبی اور سماجی معاملات میں کسی طرح کی کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ وہ بس اِس بات کو سمجھتا تھا کہ اگر یہودی مذہبی قیادت یسوع کو مارنا چاہتی تھی تو یسوع نے یقینی طور پر کچھ ایسا ضرور کیا ہونا ہے جس کے بارے میں اُسے ضرور معلوم کرنا چاہیے۔

i. یسوع پیلاطس کے اِس سوال کا کہ تُونے کیا کیا ہے؟ بہت ہی حیرت انگیز جواب دے سکتا تھا۔

- وہ گناہ سے مبّرہ تھا، اُس نے نہ تو کسی انسان کے خلاف کچھ گناہ کیا تھا اور نہ ہی خُدا کے خلاف۔
- اُس نے بیماروں کو شفادی تھی، اندھوں کو بینائی عطا کی تھی، طوفانوں کو تھمایا تھا، پانی پر چلا تھا، ہزاروں لوگوں کو کھانا کھلایا تھا، بدروحوں کو نکالا تھا اور مُردوں کو زندہ کیا تھا۔
- اُس نے ایسی قدرت اور وضاحت کے ساتھ سچائی کی تعلیم دی تھی کہ اُس کو سننے والے حیران وپریشان تھے۔
- اُس نے ہمیشہ ہی بڑے بے خوف انداز سے غلط کام کرنے والوں کا سامنا کیا تھا۔
- اُس نے اپنی رُوح اُن چند لوگوں میں پھونک دی تھی جنہوں خُدا نے چنا ہوا تھا تاکہ اِس دُنیا کی کایاپلٹ دیں (اُس کی درست سمت کو سامنے لے آئیں)۔
- وہ خدمت کروانے نہیں بلکہ خدمت کرنے کے لیے آیا، اور اپنی جان کو بہتیروں کے لیے فدیہ میں دینے آیا۔

ii. "یہ بڑی عجیب بات ہے کہ ایک شخص کو پہلے گرفتار کیا جائے اور پھر اُس سے یہ سوال کیا جائے کہ تُونے کیا کیا ہے۔ پیلاطس کے لیے کیا ہی بہتر ہوتا کہ وہ اپنے سوال کے جواب کا طلبگار ہوتا اور اُس جواب کی بنیاد پر ہی عدالتی فیصلہ دیتا۔" (میکلیرن)

4. (36 آیت) یسوع پیلاطس کے سامنے اپنی بادشاہی کی وضاحت کرتا ہے۔

یسوع نے جواب دیا کہ میری بادشاہی اِس دُنیا کی نہیں۔ اگر میری بادشاہی دُنیا کی ہوتی تو میرے خادم لڑتے تاکہ مَیں یہودیوں کے حوالہ نہ کیا جاتا۔ مگر اب میری بادشاہی یہاں کی نہیں۔

اَ. میری بادشاہی اِس دُنیا کی نہیں: یسوع نے پیلاطس کو واضح طور پر یہ بتایا کہ ہاں وہ ایک بادشاہ تھا، اِسی لیے وہ 'میری بادشاہی' جیسے الفاظ استعمال کر سکتا تھا۔ اُس نے پیلاطس کو یہ بات بھی واضح طور پر بتائی کہ اُس کی بادشاہی کسی بھی اور بادشاہی کی سیاسی مخالف نہیں ہے، اور اُس کی بادشاہی اِس دُنیا کی نہیں ہے۔

- اِس دُنیا کی بادشاہتوں کے برعکس یسوع کی بادشاہی کا آغاز اور اجراء آسمان سے ہے (میری بادشاہی اِس دُنیا کی نہیں)۔
- اِس دُنیا کی بادشاہتوں کے برعکس یسوع کی بادشاہی کی بنیاد امن ہے (اگر میری بادشاہی دُنیا کی ہوتی تو میرے خادم لڑتے)۔

i. "اِس بات کا قطعی طور پر انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اِس دُنیا پر یسوع کی بادشاہی موجود ہے، لیکن اُس کی بادشاہی کا حتمی قیام اُس کے کلام کی قدرت سے ہی ہو گا۔" (ایلفرڈ)

ب. میری بادشاہی اِس دُنیا کی نہیں: ہم اِس بات کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جب یسوع نے یہ کہا کہ اُس کی بادشاہی اِس دُنیا کی نہیں تھی تو یقینی طور پر پیلاطس کو سکھ کا سانس آیا ہو گا۔ پس پیلاطس نے یہ جان لیا ہو گا اور دل میں یہ فیصلہ کیا ہو گا کہ روم کو یسوع کی ذات سے کوئی خطرہ نہیں تھا اور اُسے یسوع کے معاملات میں بھی کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

i. رومی لوگوں کا یہ خیال تھا کہ وہ بادشاہتوں اور اُن کی طاقت کے بارے میں بہت کچھ جانتے تھے، وہ یہ جانتے تھے کہ بادشاہوں کی فوجیں، تلواریں اور جتنی جنگیں وہ لڑ چکے ہیں اُن سے اُنکی قوت اور طاقت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ لیکن یسوع جانتا تھا کہ اُس کی بادشاہی اگرچہ اِس دُنیا کی نہیں تھی لیکن اُس کے باوجود وہ روم کی بادشاہی سے بہت زیادہ مضبوط اور طاقتور تھی اور جب روم نے ختم ہو جانا تھا اُس کے بعد بھی یسوع کی بادشاہی نے بڑھتے رہنا تھا۔

ii. **میری بادشاہی اِس دُنیا کی نہیں:** اگسٹن نے اِس حوالے سے کہا ہے کہ دُنیا کی بادشاہتوں کا دارومدار طاقت، تکبر، انسانی خوشامد کے لیے چاہ، دوسروں پر قابض ہونے کی خواہش اور ذاتی مفادات پر ہوتا ہے–اِن سب چیزوں کا اظہار پیلاطس اور رومی شہنشاہت سے ہوتا تھا۔

iii. آسمانی بادشاہت جس کا نمونہ یسوع اور اُس کی صلیب ہے اُس کا دارومدار محبت، قربانی، حلیمی اور راستبازی پر ہے–اور یہ بات یہودیوں کے لیے ٹھوکر کا باعث تھی اور غیر اقوام کے لیے یہ بیوقوفی کی بات تھی۔

iv. "یسوع کی اِس بات کا ظاہری خلاصہ یہ ہوگا کہ وہ اِس دُنیا میں ایک دوسری دُنیا سے آیا ہے، اور جو کوئی اُس کی بات نہیں سنے گا اُس کا سچائی میں کچھ حصہ نہ ہوگا اور اگر پیلاطس حقیقی طور پر یسوع سے سچائی کے بارے میں جاننا چاہتا تھا تو اُسے یسوع کو پوری پوری توجہ دینے کی ضرورت تھی۔" (ٹینی)

5. (37-38 آیات) یسوع اور پیلاطس سچائی کے بارے میں بات چیت کرتے ہیں۔

پیلاطس نے اُس سے کہا پس کیا تُو بادشاہ ہے؟ یسوع نے جواب دیا تُو خود کہتا ہے کہ مَیں بادشاہ ہوں۔ مَیں اِس لئے پیدا ہوا اور اِس واسطے دُنیا میں آیا ہوں کہ حق پر گواہی دُوں۔ جو کوئی حقانی ہے میری آواز سنتا ہے۔ پیلاطس نے اُس سے کہا حق کیا ہے؟ یہ کہہ کر وہ یہودیوں کے پاس باہر گیا اور اُن سے کہا کہ مَیں اُس کا کچھ جرم نہیں پاتا۔

اَ. **پس کیا تُو بادشاہ ہے؟** پیلاطس کے لیے سب سے زیادہ دلچسپی کا باعث یہی بیان تھا۔ کوئی یہودی چاہے جتنا مرضی پاگل ہوتا، چاہے جتنا مرضی اوٹ پٹانگ کام کرتا یا بیان بازی کرتا اگر وہ امن کو خراب نہیں کرتا تھا اور رومی حکومت کو چیلنج نہیں کرتا تھا تو وہ پیلاطس کے لیے قابلِ قبول تھا۔ لیکن کوئی بادشاہ ہونے کا دعویدار روم کی حکومت کو چیلنج کر سکتا تھا اِس لیے وہ اِس بیان کے بارے میں گہری تحقیق کرنا چاہتا تھا۔

i. "پیلاطس کے سوال کے اندر لفظ 'تُو' پر نہ صرف زور پایا جاتا ہے بلکہ ہمیں اِس میں طنز دیکھنے کو بھی ملتا ہے۔ پس اُس کا یہ سوال کچھ اِس انداز سے پوچھا جارہا تھا کہ 'کیا تُو جو یہاں پر ایک مجرم کی حیثیت سے کھڑا ہے بادشاہ ہے؟'" (ایلفرڈ)

ii. "پیلاطس کی یسوع کے ساتھ ساری گفتگو میں شاید ہی اِس سے زیادہ طنزیہ کوئی سوال ہو۔ پیلاطس اپنے دل میں یہودیوں سے سخت نفرت کرتا تھا، لیکن یہاں پر اُس کے سامنے ایک ایسا یہودی کھڑا تھا جو دیکھنے ہی سے غریب لگتا تھا، اُس کو اپنے ہی لوگوں کی طرف سے دکھوں اور ایذا رسانی کا سامنا تھا، وہ بے یارومددگار تھا اور اُس جیسے کسی شخص کے ساتھ بادشاہ ہونے جیسا الزام منسوب کرنا ایک طرح سے بہت بڑا مذاق کرنے کے مترادف تھا۔" (سپرجن)

ب. **تُو خود کہتا ہے کہ مَیں بادشاہ ہوں:** یسوع نے اِس بات سے انکار نہیں کیا کہ وہ ایک بادشاہ نہیں تھا، بلکہ اُس نے اِس بات پر زور دیا کہ وہ ایک بادشاہ کے طور پر پیدا ہوا تھا، لیکن وہ دُنیا کے بادشاہوں سے مختلف طرح کا بادشاہ تھا۔ وہ سچائی کا بادشاہ ہونے کے لیے آیا تھا اور اُس نے اِس دُنیا میں سچائی ہی کی گواہی دینی تھی۔

i. "یسوع نے پیلاطس کے سامنے رحم یا بری ہونے کی اپیل نہیں کی بلکہ یہ کہا کہ وہ سچائی کو پہچانے۔" (ٹینی)

ii. "یہ صرف سچائی ہی کا اثر ہے جس کی وجہ سے مَیں اپنے پیروکاروں کے ذہنوں پر اثر انداز ہوتا ہوں اور اپنی رعایا کے تمام معاملات کو دیکھتا ہوں۔" (کلارک)

ج. **مَیں اِس لئے پیدا ہوا اور اِس واسطے دُنیا میں آیا ہوں:** اِس بات کے کئی دہائیاں بعد پولس نے جب تیمتھیس کو لکھا تو اِس بات پر اِس طرح سے زور دیا: اور مسیح یسوع کو جس نے پنطس پیلاطس کے سامنے اچھا اقرار کیا تھا گواہ کر کے تجھے تاکید کرتا ہوں۔(1 تیمتھیس 6 باب 13 آیت) یسوع کا اچھا اقرار یہ تھا کہ وہ ایک بادشاہ تھا، اُس کی بادشاہی آسمان کی تھی اور اُس کی بادشاہی دنیا کی بادشاہی کے برعکس ابدی سچائی کی بنیاد پر کھڑی تھی جبکہ دُنیا کی بادشاہتوں کی بنیاد زمینی طاقت ہوتی ہے۔

i. **مَیں اِس لئے پیدا ہوا اور اِس واسطے دُنیا میں آیا ہوں:** "اِس فقرے میں 'مَیں' پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے اور یہ لفظ بڑی شان کے ساتھ پیلاطس کی طرف سے استعمال ہونے والے لفظ 'تُو' کے سامنے ڈٹ کر کھڑا ہوتا ہے۔" (ایلفرڈ)

ii. "ہمارے خُداوند نے اُسے جواب دیا کہ وہ ایک بادشاہ کے طور پر پیدا ہوا تھا اور وہ ایک بہت ہی خاص مقصد کے ساتھ پیدا ہوا تھا۔ اُس کے الفاظ خُدا کا مجسم بیٹا ہونے کا واضح ثبوت ہیں۔" (ایلفرڈ)

iii. "دونوں بیانات کو کسی بھی اور جگہ پر متوازی انداز سے رکھ کر دیکھا جا سکتا ہے، لیکن اِن کا موازنہ بالکل غیر معمولی ہے اور اِس طرح کی صورتحال میں تو اِن بیانات کا موازنہ کرنا خلافِ توقع سی بات ہو گی۔" (مورث)

د. **حق کیا ہے؟** پیلاطس کا ترش رو اور تنقیدی سوال یہ ظاہر کرتا ہے کہ اُس کے نزدیک یسوع کا بادشاہ ہونے کا دعویٰ یا اُس پر بادشاہ ہونے کا دعویٰ کرنے کا الزام ایک بہت ہی بیوقوفانہ سی بات تھی۔ اِس کا مطلب یہ نہیں کہ پیلاطس کے خیال میں یسوع کی بات میں کوئی سچائی نہیں تھی بلکہ اُس کے خیال میں جس طرح کی بادشاہی کی یسوع بات کر رہا تھا ویسی کوئی بادشاہی نہیں ہوتی تھی۔ پیلاطس کے لیے تو سپاہی اور فوج سچائی تھی، روم ایک سچائی تھی، قیصر ایک سچائی تھی، اور سیاسی طاقت ایک سچائی تھی۔

i. "پیلاطس اپنے کام اور اپنے شعبے کو اچھی طرح سے جانتا تھا اور اُس میں سچائی کی نوعیت پر بات کرنا کوئی خاص معنی نہیں رکھتا تھا، پس اُس نے یسوع سے سوال جواب کا سلسلہ ختم کیا اور ساری عدالتی کاروائی کو ختم کر دیا۔" (بروس)

ii. "یہ بات گویا کاروائی کو ختم کرنے کا ایک طریقہ تھا، پیلاطس نے جو کچھ پوچھنا تھا وہ اُس نے پوچھ لیا تھا۔ یسوع کوئی انقلابی سیاسی شخصیت نہیں تھا، اُس کی طرف سے روم کی حکومت کو کوئی خطرہ لاحق نہیں تھا، اُس کو آرام کے ساتھ رہا کیا جا سکتا تھا اور انصاف کے عام تقاضوں کے مطابق تو اُسے رہا ہی کر دینا چاہیے تھا۔" (مورث)

iii. **حق کیا ہے؟** آج ہمارے دور میں بھی بہت سارے لوگ پیلاطس کا یہ سوال دہراتے ہیں لیکن اُن کا نقطہِ نظر ہمیشہ مختلف ہوتا ہے۔ اُن کے مطابق بہت ساری باتیں صرف ذاتی سوچ کی بناء پر ہی سچی سمجھی جا سکتی ہیں لہٰذا اُن کا خیال ہے کہ ساری کی ساری سچائی ذاتی اور انفرادی ہوتی ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ خُدا کے بارے میں کوئی بھی سچائی موجود نہیں ہے بلکہ اِس دُنیا میں میرا سچ اور تمہارا سچ موجود ہے اور وہ دونوں سچ اپنی

اپنی جگہ پر بالکل درست ہیں۔ اگر چہ ہمارے دور میں یہ سوچ بہت زیادہ مقبول ہے لیکن یہ اُس ذات کا انکار کرتی ہے جس نے کہا ہے کہ *مَیں اِس لئے پیدا ہوا اور اِس واسطے دُنیا میں آیا ہوں کہ حق پر گواہی دُوں۔*

ہ. *مَیں اُس کا کچھ جرم نہیں پاتا:* پیلاطس نے مذہبی رہنماؤں سے بات کی اور اُن کو واضح طور پر یہ بتایا کہ اُسے یسوع میں کچھ جرم نظر نہیں آتا۔ پیلاطس نے اُن کے سامنے بالکل واضح طور پر یہ کہہ دیا تھا کہ یسوع میں اُسے کوئی ایسا جرم نظر نہیں آتا جس کی وجہ سے اُسے موت کی سزا دی جا سکے۔ اِس ساری بات سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ پیلاطس حقیقی طور پر یہ جانتا تھا کہ یسوع بالکل بیگناہ ہے۔

6. (39-40 آیات) پیلاطس یسوع کو رہا کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن لوگ برابا کی رہائی کے لئے شور مچاتے ہیں۔

مگر تمہارا دستور ہے کہ مَیں فسح پر تمہاری خاطر ایک آدمی چھوڑ دیا کرتا ہوں۔ پس کیا تم کو منظور ہے کہ مَیں تمہاری خاطر یہودیوں کے بادشاہ کو چھوڑ دوں؟ اُنہوں نے چلا کر پھر کہا کہ اِس کو نہیں لیکن برابا کو۔ برابا ایک ڈاکو تھا۔

اَ. *تمہارا دستور ہے کہ مَیں فسح پر تمہاری خاطر ایک آدمی چھوڑ دیا کرتا ہوں:* جب پیلاطس نے سارے معاملے کو خود دیکھا تو اُس کو یسوع کے بارے میں جو کچھ بتایا گیا ساری باتیں اُس سے مختلف تھیں۔ یسوع بالکل بے گناہ تھا۔ پیلاطس کو یہ اُمید تھی کہ وہ یہودیوں کے دستور کے موافق چونکہ ایک آدمی کو آزاد کرتا ہے تو وہ یسوع کو آزاد کر پائے گا۔

i. "اِس دستور کے بارے میں ہمیں کہیں اور سے کوئی معلومات نہیں ملتی۔ ہاں اگر چہ یوسیفس نے ایک دفعہ بیان کیا ہے کہ البانیس نے ایک فسح کی عید کے موقع پر کچھ ڈاکوؤں کو آزاد کر دیا تھا۔ (Antiquities 20.9,3)" (ڈوڈز)

ii. "یہ دستور کب شروع ہوا، کیسے شروع ہوا اور اِس کے شروع ہونے کی وجوہات کیا تھیں اِس کے بارے میں ہم کچھ بھی نہیں جانتے۔ مفسرین نے قیاس آرائی کے ذریعے اِس کے بارے میں بہت ساری باتیں بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ بہت زیادہ محنت کے باوجود وہ اِس کے بارے میں کوئی حتمی بات بیان نہیں کر پائے۔" (کلارک)

ب. *کیا تم کو منظور ہے کہ مَیں تمہاری خاطر یہودیوں کے بادشاہ کو چھوڑ دُوں؟* پیلاطس نے یہ سوال اِس طرح سے ترتیب دیا تھا کہ وہ یہودی ہجوم کو اچھا معلوم ہو۔ اُس کا خیال تھا کہ وہ اُس شخص کو صلیبی موت سے بچانا چاہیں گے جس کو اُن کا بادشاہ کہا جا رہا ہے۔

i. "دُنیا کے تمام کمزور انسانوں کی طرح وہ ذہنی طور پر پُر سکون نہیں تھا اِس لیے اُس نے اچھائی کرنے کے لیے ایک ایسی معمولی کوشش کی جو ایک لحاظ سے بالکل بے معنی تھی، وہ اپنے فیصلے کی وجہ سے مشکل میں نہیں پڑنا چاہتا تھا۔" (میکلیرن)

ج. *اِس کو نہیں لیکن برابا کو:* اُس ہجوم نے یسوع کو رَد کر کے اُس کی جگہ پر برّابا کا چناؤ کیا۔ پیلاطس کا خیال تھا کہ وہ یسوع کو رہا کرنے کے بارے میں مان جائیں گے لیکن سارے ہجوم نے یسوع کو رَد کر دیا اور ایک ڈاکو کو رہا کرنے کو کہہ دیا۔

i. متی 27 باب 20 آیت بیان کرتی ہے کہ ہجوم نے فوری طور ایسا ردِ عمل نہیں دہرا دیا تھا بلکہ مذہبی قیادت کی طرف سے اُن کو ایسا کرنے کی ترغیب دی گئی تھی: "لیکن سردار کاہنوں اور بزرگوں نے لوگوں کو اُبھارا کہ برّابا کو مانگ لیں اور یسوع کو ہلاک کروائیں" (مرقس 15 باب 11 آیت بھی دیکھئے)

ii. جس وقت اُس ہجوم نے یسوع کی بجائے برابر کو چُنا تو اُس سے ہمیں انسان کی گناہ آلود فطرت کی سچائی کا پتا چلتا ہے۔ برّابا نام کا معنی ہے باپ کا بیٹا۔ اُنہوں نے باپ کے حقیقی بیٹے کے چناؤ کی بجائے ایک جھوٹے اور خود سر بیٹے کا انتخاب کیا تھا۔ اِس سے ہمیں مستقبل کے بارے میں بھی ایک اندازہ ہوتا ہے کہ لوگ ایک حتمی برّابا یعنی مخالفِ مسیح کا چناؤ کریں گے۔

iii. آج بھی لوگ یسوع کو رَد کر کے اُس کے مقابلے میں دوسروں کا چناؤ کرتے ہیں۔ اُن کا برّابا شہوت، نشہ، خود پسندی اور زندگی کا سُکھ چین ہو سکتا ہے۔ "ایسا گمراہ کن اور پاگل پن پر مبنی انتخاب لوگ ہر روز کرتے ہیں اور اپنی رُوحوں کے لیے زندگی کی بجائے شہوتوں کا انتخاب کرتے ہیں۔

د. **برابا ایک ڈاکو تھا:** مرقس 15 باب 7 آیت ہمیں بتاتی ہے کہ برّابا باغیوں کے ساتھ قید میں پڑا تھا اور جس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ملکر بغاوت اور خون کیا تھا۔ رومیوں کے نزدیک تو وہ ایک دہشت گرد تھا لیکن یہودیوں کے نزدیک وہ آزادی کی جنگ لڑنے والا ایک ہیرو تھا۔

i. "ایسا محسوس ہوتا ہے کہ برّابا وہاں کی مقامی تحریک کا حصہ تھا جو رومی حکومت کے خلاف مزاحمت کرتی تھی۔ کیونکہ وہ رومیوں کا مخالف تھا اِس لیے وہ بہت سارے یہودیوں کے لیے ایک ہیرو تھا۔" (مورث)

ii. "یہاں پر یوحنا برّابا کے لیے جو لفظ اِستعمال کرتا ہے وہ وہی لفظ ہے جو اکثر یوسیفس بھی عادتاً کچھ لوگوں کے لیے استعمال کرتا ہے جس کے معنی ہیں کٹر باغی۔ مرقس 15 باب 27 آیت (بالموازنہ متی 27 باب 38 آیت) میں بالکل یہی لفظ اُن دو آدمیوں کے لیے بھی استعمال ہوا جن کو یسوع کے ساتھ مصلوب کیا گیا تھا۔" (بروس)

iii. "یہ عین ممکن ہے کہ برّابا رومی حکومت کی مخالفت کرنے والا گوریلا جنگجو تھا جس کو رومیوں نے اُس کے ایسے ہی اقدامات کی وجہ سے گرفتار کیا تھا اور ابھی وہ اپنی سزا کا انتظار کر رہا تھا۔" (ٹینی)

iv. برّابا پر کم از کم تین طرح کے الزامات تھے: ڈاکہ زنی (یوحنا 18 باب 40 آیت)، بغاوت (مرقس 15 باب 7 آیت) اور قتل (مرقس 15 باب 7 آیت)۔ "مَیں اور آپ بھی حقیقت میں برّابا ہی کی صف میں کھڑے ہونے کے لائق ہیں کیونکہ ہم نے خُدا کے جلال پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی ہے، ہم آسمان کی بادشاہی کے خلاف بہت بڑے باغی ہیں، اور اگر وہ جو اپنے بھائی سے نفرت کرتا ہے ایک قاتل کے برابر ہے تو ہم سب اِس گناہ کے مرتکب ہیں۔" (سپرجن)

v. اگر اُس وقت کوئی ایسا شخص تھا جس کو یہ حقیقت معلوم تھا کہ یسوع اُس کی جگہ پر مرا ہے تو وہ برّابا ہی تھا۔ وہ ایک دہشت گرد، باغی اور قاتل تھا لیکن وہ رہا کر دیا گیا اور اُس کی جگہ پر یسوع قربان ہو گیا۔ وہ صلیب جس پر یسوع لٹکا ہوا تھا اصل میں برّابا کے لیے تھی۔